یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے روز دو بجے بازار پریس امرتسر میں شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا مع محصول ڈاک

سالانہ ... ششماہی

اخبار مع رسالہ قانونی ... ے ... ے

صرف اخبار ... ے ... ے

طلبا اور کم استطاعت اصحاب کیلئے بشرط تصدیق ... عہ

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ کے کسی کا پرچہ جاری نہ ہوگا +

کاپرچہ ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے +

شرح اُجرت اشتہارات و مضامین مفید

تجارتی اشتہارات کی اُجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی

مضامین مفید علم اور خبریں مفت درج کیجائینگی - اعلےٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائیگا +

توسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیے

روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا +

بسم اللہ ونعم الوکیل

وکیل

THE VAKIL, AMRITSAR

نمبر ۳۰ | امرتسر - مورخہ ۲۵ - اکتوبر ۱۸۹۷ء - یوم دوشنبہ | جلد ۳

امرتسر مطبوعہ ۲۵ - اکتوبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

سرحدی ہنگامے

سرحدی ہنگاموں کے متعلق اس ہفتہ تراہ مہم کا آگے بڑھنا اور دشمن سے مختلف موقعوں پر مٹ بھیڑ ہونا ہی دلچسپ واقعات ہیں - سوائے مہم تراہ اور آفریدیوں کی باقی تمام اطراف و حصص سرحد مقابلتاً امن رہا - چنانچہ اس مہم کے متعلق ۱۷ - اکتوبر کو قلعہ لاکھارٹ سے تار موصول ہوا - کہ ۲۰ تاریخ کو مہم روانہ ہوگی - اور سب سے پہلے کھڑپا پر ہماری فوجیں قبضہ کرینگی - اس سے ایک روز قبل پشاور سے ۱۶ - اکتوبر کی خبر تھی کہ آفریدی اور اورک زئی جرگے جمرود پہنچے ہیں - اور اقوام کیطرف سے پیغام بھیجکر ہماری جواب کے منتظر ہیں - اسی تاریخ کو پنجکوڑہ سے خبر موصول ہوئی کہ ۱۵ - کی رات کو کمپو میں پھر گولیاں چلی نقصان نہ ہوا - کچھ دیر تک جب اسیطرح گولیاں پڑتی رہیں تو ہمارے دوست اور مددگار جو پر تعینات تھے انہوں نے ہماری امداد اب ضروری سمجھی اور نہایت مستعدی سے چلا چلا کر ہونا جواب گولیوں سے دیا - اور تھوڑی ہی دیر میں دشمن کو مار کر بھگا دیا - جرگہ کی نسبت جو خبریں موصول ہوئیں ہیں - اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ ابتک کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے - گمان غالب ہے کہ یہہ آخر کار لڑنے پر ہی مائل ہونگے - اسکے بعد ۱۷ - اکتوبر کو پنجکوڑہ سے خبر آئی کہ کل کی رات امن سے گزری - صرف ایک بے دلچسپ غنیم کا آیا - اور وہ بھی تھوڑی دیر بعد اپنی راہ لگا - صبح کو سوائے چوکیوں کی تمام فوجیں پشات کیطرف گرداوری کیواسطے گئیں - عصر کے وقت فوجیں واپس آگئیں - جگہ اُنسے کسی قسم کی مزاحمت نہ کیگئی - لوگ اپنی اپنی کاشتکاری کے کاروبار میں مصروف تھے عورتیں اور لڑکے بھی کھیتوں پر دکھلائی دیتے تھے - مویشیوں کے گلے چر رہے تھے - اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سالار زیوں کا ارادہ ہمسے کسیطرح لڑنیکا نہیں ہے - مگر جرگے ابتک نہیں آئے ہیں اور اسی سبب سے کل رات یہہ بھی خوف تھا کہ مبادا یہہ لوگ جنگ کا اعلان کردیں - مگر اب معلوم ہوا ہے کہ دراصل انمیں خود باہم جھگڑے پڑی ہوئی ہیں - کیونکہ بالائی اور نشیبی علیحدہ علیحدہ علاقوں کی سالار زی باہم جرمانہ کا حصہ ایک دوسری پر زیادہ ڈالتی ہیں اور اس سے اختلاف اور بنا غہ اِن میں پڑا ہوا ہے مگر اسکے ساتھ ہی یہہ بھی خبر پہنچی کہ استاد محمد عمر خان کا ایک خاص ملازم اس علاقہ میں آیا ہے اور غرض یہہ ہے کہ جسطرح اُسنے علاقہ ماہمند میں شورش پیدا کی تھی اور فساد پھیلائے تھے اور اسکو کامیابی حاصل ہوئی تھی - ویسا ہی عمل یہاں بھی کرے +

اسکے بعد شملہ سے ۲۰ - اکتوبر کو تار خبر پہنچی کہ سر ولیم لاکھارٹ نے جو اعلان اقوام کے نام ارسال کیا تھا - اُسی کی پشت پر موسیٰ زیوں نے اپنا جواب لکھکر بھیجدیا ہے مگر اُسکے نیچے کسی کے دستخط نہیں ہیں - اُنہوں نے لکھا ہے کہ یہہ مصالحت کرنا چاہتے ہیں مگر ان شرائط پر کہ اوّل تو گورنمنٹ نمک کا بھاؤ ۴ من فی روپیہ مقرر کردے + دوم انگریز سماناخالی کردیں - اور سوم - خیبر ان اقوام کی ملک تسلیم کیجائے اور گورنمنٹ کو کچھ اس سے سروکار نہ رہے +

اُنہوں نے لکھا ہے کہ نمک کی بہرسانی بند ہوجائے اور سمانا اور خیبر پر انگریزوں کے تسلط ہونیکے باعث اُنہوں نے ہتھیار اُٹھائے ہیں +

اسی تاریخ کو خبر موصول ہوئی کہ ۱۵ - ماہ حال کو ڈکا سے ایک قافلہ پشاور پہنچا ہے غیر میں اس قافلہ سے کسی قسم کی مزاحمت یا چھیڑ چھاڑ نہیں ہوئی - ۶۰۰ آفریدیوں اور اورک زیوں نے جو باڑہ دہ میں جمع ہیں اس سمت میں ہماری فوجوں کے آگے بڑھنے کی سڑکیں مسدود کردی ہیں - اسکے ساتھ یہہ بھی خبر موصول ہوئی کہ جمرود میں ایک آفریدی اورکزیئی جگہ بھی آگیا ہے - ہنگو اور استرزئی کے مابین جب گائیں اُٹھائی گئیں شام کے وقت گاڑیوں پر حملہ آور آپڑے اور ۱۸ - گاڑیوں کے بیل لیگئے - ایک گاڑیبان مارا گیا اور پانچ زخمی ہوئے - اسی تاریخ کو ماہمند علاقہ کے متعلق خبر آئی کہ ۱۴ - تاریخ کی رات کو جنرل بلڈ کے کمپو میں کچھ گولیاں پڑیں - مگر نقصان نہیں ہوا - پچھلی لڑائی میں ایک افسر کی تلوار جاتی رہی تھی وہ بھی ماہمندوں نے بھیجدی ہے اور باقی ماندہ دو اُنگلیں بھی اُن کے پاس سے آگئی ہیں +

اِسی تاریخکو خبر آئی کہ مرائی پولیس کی چوکی پر پٹھانوں نے ۲۶ تاریخکو حملہ کیا۔ چنانچہ کل ایک کمپنی گورکھونکی مرائی چوکی پر کمک کیواسطے بھیجی گئی ۔۔۔ ۱۷۔ تاریخکو علی الصباح ۵۰۰ موسیٰ زیئوں نے قرم ملشیا پر گولیاں چلائیں۔ مگر جب ہماری فوج کو کمک پہنچی دشمن اَیں پا ہو گئے۔ غنیم کے ۳ یا ۴ آدمی زخمی ہوئے۔ ہماریطرف کوئی زخمی نہ ہوا۔ اسکے بعد ۱۸۔ اکتوبر کو قلعہ لاکھارٹ سے خبر آئی کہ درگائی کی پہاڑی جو چگڑو کوتل سے کھڑا پاکی سڑک پر واقع ہے اور چند روز سے دشمن کی قبضہ میں تھی آج ہماری فوجوں نے شنواری سے بڑھکر اُسپر قبضہ کر لیا۔ کئی گھنٹے غنیم پر ہمارا توپخانہ گولہ باری کرتا رہا اور اسکے بعد مختلف سمتوں سے ہماری فوجوں نے حملے کئے۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں دشمن کے پیر اُکھڑ گئے۔ اُن کے نقصان کا پورا اندازہ نہیں ہو سکا۔ مگر ۹ مارے گئے۔ ہماریطرف صرف دو گورکھے زخمی ہوئے ۲۔ گورکھے مارے گئے اور ۱۱۔ گورکھے زخمی ہوئے۔ سر ولیم لاکھارٹ اور سر رچرڈ اڈین سماناسک کی پہاڑی سے ہنگامہ کارزار دیکھتے رہے۔ دشمن جس جگہ جمع تھے وہ مقام نہایت ہی دشوار گذار تھا۔ اور اُمید تھی کہ مقابلہ نہایت سخت اور طویل ہوگا +

۱۹۔ اکتوبر کو پشاور سے خبر موصول ہوئی کہ کل نوویں بنگال لانسرز کے دو سکواڈرن بازار سے مانی کیطرف گرداوری کو گئے۔ حکم کے سمجھنے میں غلطی لاحق ہوئی۔ اور سوار پہاڑیوں میں پھنس گئے چنانچہ واپسی کیوقت دشمن آپڑے۔ ایک دیسی افسر۔ اور ۱۴ سوار مارے گئے۔ اور ۲۱ گھوڑے ڈھیر ہو گئے۔ تین سوار اور ۴ گھوڑے زخمی ہوئے۔ متاشاہ سے ۱۷۔ تاریخ کا تار مظہر ہے کہ کل رات صرف چند گولیاں آئیں۔ مگر نقصان کچھ نہ ہوا۔ خبر ہے کہ چند مامند یہاں لوگوں میں فساد پھیلانے اور شورش برپا کرنے کی غرض سے آئے تھے۔ مگر چونکہ اِس میں ناکامی رہی۔ اُنہوں نے اپنی چوکیاں پہاڑیوں پر بٹھلا دی ہیں۔ آج نشیبی سالارزیوں کے جرگہ کا ایک حصہ کمپو میں آگیا ہے۔ اور خبر ہے کہ بالائی سالارزیوں کا جرگہ بھی آنیوالا ہے +

۱۹۔ اکتوبر کو درگائی کی لڑائی کی کیفیت شملہ سے بذریعہ تار موصول ہوئی کہ چگڑو کے مغربی بازو کو صاف کرنیکیواسطے کل شنواری سے ایک فوج روانہ کیگئی۔ اور چگڑو کوتل پر ایک حملہ براہ راست کیا گیا۔ سخت ہنگامہ کے بعد دشمن کے پیر اکھڑ گئے۔ اُنکا نقصان بہت ہوا۔ اور اُن کے حفاظتی سامان ہمنے تباہ کر دیئے۔ دوپہر تک درگائی پر ہمارا تسلط ہو گیا۔ اور فوجیں بلا کسی مزاحمت کے واپس ہوئیں انگریزی اور دیسی فوجوں نے نہایت شان سے دادمردانگی دی۔ ہماری طرف سے نقصان کی فہرست یہہ تھی کہ گورڈن ہائلینڈرز کے دو سپاہی مارے گئے۔ ۱۴ زخمی ہوئے۔ ایک اور گورکھا فوج کے ۴ سپاہی مارے گئے ایک زخمی ہوا۔ تیسری گورکھا کے ۲ مارے گئے۔ ۱۴ زخمی ہوئے۔ ۱۵ ویں سکھ کے ۳ مارے گئے۔ ۱۱ زخمی ہوئے تیسری سکھ کا ایک زخمی ہوا۔ ۲۔ آدمی بھیرو بنگاہ کے مارے گئے۔ اِسکے ساتھ ہی خبر آئی کہ سامل اورک زیئو نکا لشکر تین ہزار کے قریب پچھلی چند روز سے کھنگڑ پور میں سمپاغا درہ پر موجود ہے۔ کل اُنکے ساتھ آفریدی لشکر تعداد ۳۵۰۰ بھی شامل ہو گیا۔ اور خبر ہے کہ ۸۰۰ کا ایک اور لشکر وادی خانکی میں میدان پر موجود ہے۔ گڑا اورک زیئو نکا لشکر ۶۰۰ کا خانکی کے جنوب میں پہاڑیوں میں موجود ہے۔ یہہ بھی خبر آئی ہے کہ آفریدیوں کی متواتر اور مصر درخواستوں پر شیعہ اورک زئی اقوام بھی ہماری دشمنوں سے مل گئی ہیں۔ جو ابتک بالکل علیحدہ رہی تھیں۔

۱۹۔ اکتوبر کو شنواری سے ہمارے مقتولوں کی ایک اور مزید فہرست بذریعہ تار موصول ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گورڈن ہائلینڈرز کا ایک افسر اور ایک سپاہی مارا گیا۔ ایک افسر اور ۸ سپاہی زخمی ہوئے ایک اور گورکھا پلٹن کا ایک سپاہی مارا گیا اور دو زخمی ہوئے۔ ۱۵ ویں سکھ کے ۲ سپاہی مارے گئے۔ ایک دیسی افسر اور ۵ سپاہی زخمی ہوئے۔ پہلی دوسری گورکھا کے ۱۸۔ سپاہی زخمی ہوئے پہلی تیسری گورکھا کے ۲ سپاہی مارے گئے اور ایک دیسی افسر اور ۱۱۔ سپاہی زخمی ہوئے۔ بھیرو بنگاہ کا ایک مارا گیا اور ۷ زخمی ہوئے ایک کمپوا دلی زخمی ہوا۔ تیسری سکھ کے ۱۲ زخمی ہوئے۔ کل ۹ مارے گئے اور ۵۵ زخمی ہوئے۔ ہماری فوجوں سے جن قوموں کی کل لڑائی ہوئی تھی وہ ممو زیئی۔ علی خیل۔ اور علی شیر زیئی فریق گاڑاو کے زیئو نکے تھے

اسکے بعد ۲۰۔ اکتوبر کو شملہ سے تار آیا کہ جن لوگوں سے درگائی پر پہلی لڑائی ہوئی۔ اِن میں دو ہزار علی خیل ممو زیئی اور علی شیر زیئی مع گاڑاو کے زیئی لشکر کے ۳ ہزار آدمیوں کے تھے۔ اور کئی سو کمبر خیل افریدی بھی تھے۔ اسکے بعد ۱۹۔ اکتوبر کا تار قلعہ لاکھارٹ سے موصول ہوا کہ چگڑو کوتل کی مغرب کی پہاڑیوں یعنی درگائی پر پھر دشمن نے تسلط کر لیا ہے۔ ہنگو سے ۱۹۔ اکتوبر کا تار موصول ہوا کہ ۱۴ جھنڈے سمپاغا درہ پر جمع ہیں۔ اور کوکی خیلوں۔ باڑا۔ اور بازار آفریدیوں کے سوا تمام آفریدی وہاں جمع ہیں۔ جس سے مطلب ہے کہ نصف آفریدی یہاں متوجہ ہیں۔ یہہ بھی خبر ہے کہ یہہ لوگ ۴۔ ۴ فٹ کی خندقیں اور سنگریں جابجا بنا رہے ہیں۔ ۱۷۔ تاریخکو مقام ایزن (ہنگو) پر دشمنوں نے حملہ کیا۔ اور ۹ سنتریان پکڑ لیگئے مگر آخر کار یہہ چھڑا لئے گئے۔ اسکے بعد ۱۹ اکتوبر کو پشاور سے خبر آئی کہ آفریدی باڑا وادی میں جمع ہیں اور ہماری فوج کا راستہ مسدود کر رہے ہیں۔ ۲۰۔ کو خبر آئی کہ کل یہاں سے پشاور کالم آگے کوچ کریگا۔ جمرود سے ۲۰۔ اکتوبر کا تار مظہر ہے کہ برج ہر لنگیہ پر رات کو گولیاں پڑیں۔ اور ایک دستہ فوج دشمنوں کو پکڑ ٹینکیواسطے بھی گیا۔ مگر نتیجہ معلوم نہیں۔ آفریدی جرگہ جو خطوط وکاغذات لایا ہے وہ چیف پولیٹکل افسر کے پاس بھیجدیئے گئے ہیں۔ کمپو متاشاہ سے ۱۸۔ تاریخ کا تار مظہر ہے کہ کل رات کو باوجود اسکے کہ نشیبی سالارزیئی جرگہ ہمارے کمپو میں تھا۔ برابر گولیاں پڑتی ہیں۔ مگر کچھ نقصان نہ ہوا آج سالارزیئی جرگہ نے ۱۰۔ رائفلیں اور کاربائن اور بہت سے جزئیل پیش کئے۔ اور جو شرائط پر عائد کیگئی تھیں اُنکی تعمیل کا یہہ ایک حصہ تھا + مامند ولیکیطرف سے باقی دو رائفلوں ایک افسر کی تلوار اور ایک نیزہ کے ساتھ ایک خط بھی موصول ہوا ہے۔ جس میں اُنہوں نے لکھا ہے کہ وہ اُن شرائط پر استحکام سے قائم ہیں۔ جو اُنپر عائد کیگئی تھیں اور کہ جو کچھ خبریں اُنکی خلاف ہمکو دیگئیں ہم کو اُنپر یقین نہ کرنا چاہئے۔ اور نیز یہہ کہ وہ اپنے گرم طبع نوجوانوں کو بھی شرارت سے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مزید برآں یہہ کسی لڑائی میں ہماری خلاف شامل ہونیکا ارادہ نہیں کرتے۔ اور اب ماضی کی کاشت اور اپنے امن کی کاروبار میں مصروف ہیں۔ ۲۰ اکتوبر کو شملہ سے خبر موصول ہوئی کہ بالائی سالارزیئی جرگہ ۱۸۔ کو متاشا کی کمپو میں آیا۔ اور سو بندوقیں جو اُن سے طلب کیگئی تھیں۔ وہ پیش کر دیں۔ نشیبی سالارزیوں نے ۱۰ ایم لوڈر بندوقیں اور ۳۱ معمولی بندوقیں داخل کر دیں۔ اور باقی کے واسطے کفالت دیگئی ہیں +

۲۰۔ اکتوبر کو قلعہ لاکھارٹ سے بذریعہ تار خبر پہنچی کہ آج ساڑھے چار بجے صبح کے قریب کھڑپا کو شنواری سے فوج روانہ ہوئی غنیم نے پھر درگائی پر قبضہ کر لیا۔ مقام نہایت دشوار گذار اور مضبوط تھا۔ مگر توپخانہ کی گولہ باری کی آڑ میں ہماری فوجوں نے دشمن کی خبر لینا شروع کی۔ اور عصر کے قریب دشمن پسپا ہوئے مقابلہ سخت تھا۔ ۲۱۔ تاریخ کا تار جمرود سے مظہر ہے کہ کل رات کو اردگرد کی پہاڑوں پر آگ کی الاؤ دکھائی دیئے۔ آج صبح کو درہ خیبر کی دامنہ پہاڑی چوکی پر گولی باری ہوئی اور ایک سوار زخمی ہوا۔ چوکی پر جو کچھ فوج تھی وہ واپس ہو گئی۔ کمپو متاشاہ سے ۱۹۔ اکتوبر کو تار موصول ہوا کہ کل رات کو پھر کمپو میں کچھ گولیاں آئیں۔ مگر کچھ نقصان نہ ہوا۔ جرگہ نے چند اور رائفلیں اور بہت سے جزئیل پیش کئے ہیں۔ ایک رائفل کابل کا بنا ہوا تھا۔ اسپر کابل کا نشان شیر کا سبز بنا ہوا ہے۔ اور یہہ عبارت کندہ ہے "یار محمد خان۔ کابل۔ سنہ ۱۲۹۴" اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ رائفل ۳ برس کا ہے۔ گو ابھی تک بہت اچھی حالت میں ہے۔ بالائی اور نشیبی سالارزیئی جرگہ سے میجر ڈین نے ملاقات کی اور اُنکے ساتھ طمانیت سے معاملہ طے ہو گیا +

۲۲۔ اکتوبر کو شملہ سے خبر موصول ہوئی کہ ۲۰ کے درگائی کے معرکہ میں کپتان جج۔ سمتھ ڈربی لفٹنٹ لیمانٹ گورڈن مارے گئے۔ کپتان رابنس نہایت زخمی ہوئے۔ لفٹنٹ وہائٹ سخت زخمی ہوئے۔ میجر مکلین لفٹنٹ ڈنگوال۔ اور کپتان ارنلڈ بھی نہایت زخمی ہوئے۔ دیگر نقصانات کی تعداد ۵۶ تھی اسکے علاوہ جو نقصانات ہوئے اُنکی تفصیل معلوم نہیں +

۹ ویں بنگال لانسرز کا ایک سوار جو گم ہو گیا تھا باڑا میں ۲۰ تاریخ کو واپس آگیا ہے۔ اور اُسنے خبر دی ہے کہ وہ آدمی ہمارے زخمی نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ دشمنوں نے پکڑ لئے تھے۔ سوار مذکور ایک غار میں چھپ گیا اور ان پانچوں آدمیوں کو اُسنے دشمن کے ساتھ گرفتار جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ جھاڑ کمپو سے ۲۰ تاریخ کا تار مظہر ہے کہ کل رات کو یکدم غیر معمولی طور پر دشمنوں نے گولی باری کی۔ ہماریطرف سے ایک سوار کے پیر میں زخم آیا +

۴۴ تعجب ہے کہ مولوی بچ رہے جنکی تعداد ۴۰۰ سے زائد کمپو میں تھی۔ آج ہماری فتح سالارزیوں کے تین دیہات کو سزا دینے کیواسطے گئی۔ جنہوں نے جرمانہ شدہ ہتھیاروں میں سے اپنا حصہ ادا نہیں کیا ہے۔ سزا یہہ مقرر تھی کہ اُنکا غلہ۔ اور مجموعہ کی بابت جو جرمانہ عائد کیا گیا ہے اُسکی ادائی تک ضبط رہے +

امپیریل لیجس لیٹو کونسل میں نئی قوانین

۱۵ اکتوبر کو ہز اکسیلنسی حضور وائسرائے کی کونسل واضعان آئین وقوانین میں سر جیمس ویٹلینڈ نے قانون اسٹام کی ترمیم کا مسودہ پیش کرنیکے لئے اجازت چاہی۔ اور بیان کیا کہ عام اصول پر کوئی تغیر و تبدل مدنظر نہیں ہے۔ صرف بعض ایسے نقصوں کا دور کرنا مطلوب ہے جو بہت نمایاں ہوگئے ہیں۔ اور یہہ ترمیم حتی الوسع انگریزی قانون کے منطبق ہوگی۔ اوّل ایسی تجارتی دستاویزوں پر ایک آنہ محصول لگانا مدنظر ہے۔ جو ہنڈویات نہ کہلانے کے باعث محصول سے بچ جاتی ہیں اور ۲۰ دفعہ کے چکوں اور بل آف اکسچینج کا بھی محصول کی مستثنے سے ساقط کرنا قرین مصلحت معلوم ہوا ہے۔ مگر رسیدوں کی محصول میں کوئی دخل نہیں دیا جائیگا۔ جو پراپیسری عند الطلب واجب الادا ہیں لیکن دراصل وہ جاری رہنے والی کفالتیں ہیں۔ وہ اسیطرح مورد محصول ہونگی جس طرح کہ ایسے بل آف اکسچینج ہیں۔ جو عند الطلب واجب الادا نہیں ہیں۔ واجبی رہنوں کی بابت اسٹام بجائے ۱/۸ کے ۱/۵ حصہ اس رقم کے کیا جائیگا جو عند الطلب واجب الادا ہو۔ اسوقت تبنیت نامہ کی بابت جسکے رد سے کرنیکا اختیار دیا جاتا ہے۔ اسپر ۱۰ روپیہ کا اسٹامپ لگتا ہے۔ مگر ایسی دستاویزات جو واقعی تبنیت کی تصدیق ہوتی ہیں اسوقت مستثنے ہیں۔ آئندہ اسپر بھی ۱۰ روپیہ ادا کرنا ہوگا۔ دوامی پٹونکی بابت جسپر اب سالانہ لگان کے حساب سے اسٹام لگایا جاتا ہے آئندہ ۱۰ سالونکی بابت لگان کے حساب سے اسٹام لیا جایا کریگا۔ ایسے مختارنامے دینے کی صورت میں جو دراصل انتقال بذریعہ بیع کے معنی دیتے ہوں اسٹام وصول کیا جائیگا۔ اسکے بعد صاحب موصوف نے ڈینچرڈ کا تذکرہ کیا جنکا حال اصل سپیچ کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اسکے بعد مسودہ مذکور اتفاق رائے حاضرین سے داخل ہوا ✣

آنریبل مسٹر چیمرس نے تعزیرات ہند کی ترمیم کا مسودہ پیش کیا۔ جو برٹش ہند کے باہر جرائم کے ارتکاب سے متعلق ہے۔ اسوقت تعزیرات ہند میں صرف ایک دفعہ سرکاری ملازمونکی بابت ہے جسکی ترمیم دفعہ مذکور کو وسعت دیگی اور اس وسعت کی صریح تعریف کیجائیگی۔ جسپر مجموعہ ان جرائم کے لحاظ سے حاوی ہوتی ہے۔ جو برٹش ہند کے باہر کئے گئے ہوں۔ ہائی کورٹ بمبئی کی تحریک سے کسی شخص کیواسطے برٹش ہند میں کسی ایسے فعل کی اعانت کرنا جرم قرار دینا مناسب معلوم ہوا ہے جو اس صورت میں جرم ہو جبکہ اسکا ارتکاب برٹش ہند میں کیا گیا ہو۔ یہہ ہائیکورٹ بمبئی کے ایک فیصلہ سے ضروری معلوم ہوا ہے جس نے تجویز کیا تھا کہ ایک شخص جو برٹش ہند کا رہنیوالا ہو گوا میں ہلاکت کی ترغیب دے وہ کسی جرم کا قصوروار نہیں ہے۔ گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ ایسا شخص مجرم قرار پائے تاکہ ہند ایسے لوگونکا ملجا و ماوا نہ ہو سکے جو دوسروں کو جرائم کرنیکی ترغیب دیں ✣

پھر مسٹر چیمرس نے ایک ایسا مسودہ پیش کرنیکی اجازت چاہی جسکا نام مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء ہوا اسکا منشا یہہ ہے کہ مختلف قوانین ضابطہ فوجداری کے متعلق نافذ ہیں انکی یکجائی ترمیم کیجائے۔ مسٹر چیمرس کے دیباچہ میں ایسے مسودہ کی ضرورت الفاظ ذیل میں کیگئی ہے:-

ضابطہ فوجداری ۱۸۸۲ء-۱۶ مختلف قوانین سے ترمیم کیا گیا ہے لہذا اس میں ضابطہ فوجداری کے متعلق قانون کا کوئی مکمل بیان نہیں رہا۔ اس خیال سے ان قوانین کا یکجا کرنا واجب ولازم ہو گیا ہے۔ لیکن ان سب کو یکجا کرنا ہی کافی نہیں ہے۔ مجموعہ کے ۵ سالہ عملدرآمد سے یہہ باتیں سقیم پائی گئی ہیں۔ جنکی ترمیم کرنیوالے ایکٹونسے تصحیح نہیں ہوئی مجموعہ کی ساخت میں کوئی ترمیم کرنا گورنمنٹ ہند کی سکیم میں داخل نہیں ہے۔ مگر ۵۶ دفعات اور پانچ لنبے ضمیمونکی نظر ثانی کرنیکا کام آسان نہیں ہے۔ خوش قسمتی سے مجھے اس کام میں سر ہربرٹ ایچ پرنسپ سے مدد ملی ہے۔ انکی انہیں قابلیتیں مسلم ہیں۔ ۱۸۸۲ء کی مجموعہ کے متواتر طبعات سے یہہ کام خاص طور پر انکے حصہ آیا ہے۔ اسلئے میں انکی امداد پانا اپنے لئے باعث خوش قسمتی بیان کرتا ہوں۔ کونسل کو معلوم ہے کہ ہندوستان میں گیارہ ہائی کورٹیں یا ایسی کورٹیں ہیں جنکو ہائی کورٹ کا اختیار حاصل ہے۔ یہہ سب عدالتیں مساوی اختیار رکھتی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کا فیصلہ دوسری عدالت کو پابند نہیں کرتا۔ اور جہانتک میں سمجھ سکتا ہوں۔ ہند میں مساوی اختیار کی عدالتونکو بشرط امکان ایک دوسری کے فیصلونکی پیروی کرنیکا ایسا ہی شوق نہیں ہے جیسا کہ انگلستان کی عدالتونکو ہے۔ بطور ضروری نتیجہ ان حالات کی مجموعہ کی ایک ہی دفعات کی مختلف عدالتوں نے مختلف معنی کئی ہیں۔ جو ایک دوسرے کی متضاد ہیں ایسے حالات کی تکلیف میں کوئی شبہہ نہیں۔ اس سے اس ضرورت کو تقویت ملتی ہے جو سر فٹز جیمس سٹیفن نے وقتاً فوقتاً اسکی ترمیم کی نسبت دکھائی ہے۔ سر جیمس پرنسپ نے عدالتہائے مذکور کے تمام مشتہرہ فیصلونکو جمع کرنیکی تکلیف گوارا کی ہے۔ اور ہم نے اس مجموعہ میں حتی الوسع عدالتونکا اختلاف مذکور کرنیکی سعی کی ہے۔ علاوہ ان فیصلونکی ہمارے پاس اسکی ترمیمونکی نسبت بیشمار تحریریں جوڈیشل احکام۔ لوکل حکام۔ اور قانونی ماہرونکیطرف سے ہوتی رہی ہیں۔ جنکا انبار اس میز سے بھی زیادہ ہو گیا تھا۔ میرے معزز دوست نے سخت محنت اور جانکاہی سے بھوسے کے اس بار عظیم سے دانے تلاش کئے۔ اور پھر ہم نے آپس میں مشورہ کر کے انسے مجموعہ کی ترمیم کرنیکا فائدہ اٹھایا۔ جنکو منتخب کمیٹی مجموعہ کے اس مرحلہ تک پہنچنے پر دیکھ لیگی ✣

پھر مسٹر چیمرس نے دو مستثنیات کا ذکر کیا۔ جن میں سے پہلی مجسٹریٹ کو یہہ اختیار دینے کی نسبت تھی کہ جب ملزم ضمانت نیک چلنی بہم نہ پہنچا سکے تو وہ بجائے جیلخانہ میں بھیجے جانیکی پولیس کی نگرانی میں رکھا جائے۔ یہہ نگرانی بجائے ضمانت کے داخل نہیں کیگئی ہے۔ بلکہ محض اختیاری ہے جو بجائے اصلی قید کے ہوگی۔ دوسری استثنا جو اصول کے متعلق ہے وہ پہلی دفعہ مجرم ہونے کی نسبت انگریزی قواعد کا ادخال ہے۔ جسکا منشا یہہ ہوگا کہ جب کوئی شخص پہلی دفعہ سرقہ۔ تصرف بیجا۔ یا کسی دیگر ایسے جرم کا مرتکب ہو جسکی واسطے ۲ سال سے زیادہ قید نہ ہو تو بصورت موجود ہونے ایسے حالات کے جو جرم کو خفیف کرنیوالی ہوں عدالت مجرم کو بعض شرائط پر بجائے قید کرنیکے چھوڑ سکیگی اور شرائط یہہ ہونگی کہ اسے ضامنوں کے ساتھ یا انکے بغیر دستاویز تحریر کرائی جائیگی کہ جب کبھی ضرورت ہو وہ فیصلہ کیواسطے حاضر ہو۔ اور اس اثنا میں امن رکھیں اور نیک چلن رہیں۔ اس دستور کا انگلستان فرانس اور براعظم کے دیگر ممالک میں عمدہ نتیجہ نکلا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ کیوں ویسا ہی اس ملک میں نہ ہو ✣

اخیر میں مسٹر چیمرس نے کہا کہ:- بحیثیت انگریزی قانون دان سال ۱۸۸۲ء کے مجموعہ کو دیکھنے سے میں نہیں کہہ سکتا کہ میں اسکا بہت مشتاق ہوں۔ اسکی کئی شرائط مجھے گرانبار۔ پیچیدہ وغیرہ معلوم ہوتی ہیں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ ہند انگلستان نہیں ہے۔ کئی وجوہات ہیں کہ کیوں ایسی باتیں ضابطہ میں لائی جائیں جو عدالت کی روزانہ کارگذاری یا تمیز کی ہیں۔ سال ۱۸۸۲ء کا مجموعہ ۱۵ سالوں سے جاری ہے۔ اور اب عدالتیں اور وکلا اور عام لوگ اس سے واقف ہو چلے ہیں۔ لہذا اسکی اصلیت کو ترمیم کرنیسے کچھ عرصہ کیواسطے گھبراہٹ پیدا ہو گی جس سے فائدہ سے بڑھکر نقصان ہوگا۔ اس امر کو ہم نے خوب مدنظر رکھا ہے اور جہانتک ممکن ہوا ہے ہم نے دفعات کی اصلی تعداد کو قائم رہنے دیا ہے۔ جہاں کہیں دفعہ کا توڑنا لازمی ہوا ہے ہم نے اسکے پاس کی دفعات کو توڑ دیا ہے پورا کر دیا ہے۔ اور جہاں نئی دفعہ ایزاد کرنے کی ضرورت ہوئی وہاں ایک ضمنی دفعہ لگا دی ہے یا ایک دوسری دفعہ کے ساتھ ایزادی کر دی ہے اسطرح صرف پانچ چھ دفعات کی کمی بیشی ہوئی ہے۔ تاہم اصلی تعداد میں کوئی فرق آنے نہیں دیا ✣

پھر سر ایچ ٹی پرنسپ نے مجموعہ کی تغیر و تبدل کا بوضاحت تذکرہ کیا اور اسکے منشاء

اغراض حسب ذیل بیان کئی - (۱) یہہ ضابطہ یکجا کیا جاوی - (۲) قانون صاف واضح کیا جاے - (۳) اسکی اسطرح تصریح کیجائی کہ اس سی وہ مشکلات دور ہوں جو ۱۸۸۲ء سی پیدا ہو گئی ہیں - اور سرسری طور پر بیان کیا کہ سر جان ایج کا فیصلہ پولیس کی روزنامچہ کا پسند کیا گیا ہی - اسکو مجموعہ میں تاثیر دیجائیگی - اور اخیر میں کہا کہ گورنمنٹ کو امید ہی کہ اس مجموعہ سی ایک مستمرہ ترقی پائی جائیگی مسودہ داخل ہوا - اور کونسل ۵ - نومبر تک ملتوی ہوئی +

صاحب آنریری سکرٹری دکن انجمن نے پونا کی پردہ نشین مستورات کیطرف سے انگلستان کی فیاض اور سخی دل ہمدرد بنی نوع باشندونکا اس امداد کی واسطے صدق دل سے شکریہ ادا کیا ہے جو انکو فنڈ امداد قحط سی ملتی رہی ہی - نیز ان شفیق القلب اصحاب کا بھی شکریہ ادا کیا گیا ہی جنہوں نے اپنی مرضی سی تقسیم امداد قحط کا کام اپنے ذمہ لیا - شاہجہانپور کی دیسی مستورات نی جن میں سے بہت سی گو اچھے خاندان کی ہیں مگر محتاج ہیں - فنڈ کمیٹی کے ممبرونکی معرفت جنہوں نی امداد قحط تقسیم کی تھی - ایک نہائت موثر اور رقت بھرا خط ان خوبصورت کپڑونکی عطا ہونیکی شکریہ میں لکھا ہی - جو انگلستان کی عورتوں نی دیئے تھے - اور کمیٹی امداد قحط کی معرفت انکو تقسیم ہوئی تھے صاحب صدر اس انجمن کی لکھتی ہیں کہ یہہ عطیات نہائت زبردست شکریہ اور احسانمندی کے اظہار کی ساتھ قبول کئی گئے - اور ان کپڑونکی عمدگی کی بہت تعریف ہوئی - اس قسم کی خیرات کیلئی ایسی زنانہ شکر گذاری کمیاب ہی - زیادہ تر سرمایہ امداد قحط ان تباہ اور برباد شدہ مزارعین میں جان ڈالنی پر صرف کیا گیا ہی - جنپر اس قحط کی مصیبت بہت سخت تھی اور جنہوں نی نہائت شکریہ سی یہہ امداد تخم اور مویشیونکی صورت میں قبول کی - تاہم اس سی بڑھکر کوئی مفید اور موثر طریق امداد کا نہیں ثابت ہوا کہ خوراک اور دیگر ایسی ہی ضروریات ان محتاج مگر شریف مستورات کو دیگئیں جنمیں سی بیشک و شبہہ بہت سی بغیر اس امداد کی یا تو واقعی مرجائیں یا قریب المرگ ضرور ہو جائیں +

آخر کار بمبئی - پونا - شولاپور - مدراس ہردوار ہوتا ہوا - طاعون پنجاب میں بھی نمودار ہو گیا سب سے پہلی اطلاع اسکے پھوٹنی کی جالندھر کی ضلع سی موصول ہوئی ہی - چند روز ہوئی ایک برہمن جاتری ہردوار سی کھڑکھڑ موضع میں آیا - یہہ موضع نہائت خوفناک طور پر غلیظ اور میلا ہی - کوئی دو ہزار آدمی اس میں رہتی ہیں - بڑی سڑک کی کنارہ واقع ہے اور تحصیل نواشہر سی ۶ میل کی فاصلہ پر آباد ہی - اس جاتری کو آئے ہوئی چند روز ہوئی تھے کہ اسکا انتقال ہو گیا یہہ طاعون کا مریض تھا - اور اسی مرض سے مرا - مگر حکام نے اسپر مناسب احتیاط نہ کی - غالباً ایسا ہوا کہ مردہ کا بستر اور کپڑے وغیرہ گاؤں کے چمار اور بھنگی لیگئے - کیونکہ اس واقعہ کے معاً بعد ہی برقی سرعت سی طاعون پھیلگیا - چنانچہ جب کئی ایک وارداتیں ہو گئیں اسوقت بنگا کی ہاسپٹل اسسٹنٹ کو اس وبا کی پھوٹنی کی خبر ملی - پچھلے ہفتہ تک جو خبر موصول ہوئی تھی اس سی معلوم ہوا کہ چالیس مریض گاؤں میں پڑی تھے - جن میں سے اکثر اعلے خاندان کی لوگ بھی تھے - ہاسپٹل اسسٹنٹ نی رپورٹ کی کہ ۱۲ - مریض میرے علاج میں ہسپتال میں ہیں - جنپر تمام علامات وبائی طاعونکی ظاہر ہیں - اور ۹ - اموات اس مرض سی واقع ہوئی ہیں - صاحب سول سرجن اس مقام پر گئی اور ضروری انسدادی تدابیر عمل میں لائی گئی ہیں - اسکے بعد صاحب کمشنر حفظان صحت اور انسپکٹر جنرل ہسپتال بھی تشریف لیگئی ہیں - خبر ہے کہ تجویز کیگئی ہی کہ تمام گاؤں جلا دیا جائی اور باشندونکو ایک صفائی کے خیمہ میں رکھا جائی - جالندھر سی امرتسر اور لاہور کا فاصلہ بھی چنداں بہت نہیں ہی اور اسواسطے خوف ہی کہ اگر جلدی انسدادی تدابیر سے طاعون کی اشاعت نہ روکی گئی تو بڑے بڑی شہروں میں اس سی نہائت خوفناک اور قابل افسوس نتائج پیدا ہونگی - مدراس میں بھی کئی ایک وارداتیں طاعون کی ہوئی ہیں - ہردوار میں سخت انسدادی تدابیر کام میں لائی گئی ہیں - یہہ بھی خبر ہے کہ ہردوار میں طاعون پھوٹنے سے پہلے بندر اور چوہے بکثرت مرنے لگے تھے - ہمکو امید ہے کہ پنجاب کی میونسپل کمیٹیاں نہائت احتیاط اور ہوشیاری سی مستعد ہو کر اس وبا کیواسطے احتیاطی تدابیر عمل میں لائینگی - اور اسوقت صرف کثیر کے خوف سی کفائت شعاری کا لحاظ نہ کیا جائیگا - کیونکہ اگر خدانخواستہ مرض پھیلگیا تو اسوقت لاکھوں خرچ کر کے بھی پیچھا نہ چھوٹیگا +

ناول بینی اور مسلمان

سلسلہ کے لئے دیکھو وکیل مطبوعہ ۱۸ - اکتوبر ۱۸۹۷ء نمبر ۲۹ جلد ۳

کافر عشقم مسلمانی مرا در کار نیست ہر رگ من تار گشتہ حاجت زنار نیست

ہم جسقدر ناولونمیں ادائے مطلب اور تحریر کی با اثر اور عبارت کے بامزہ ہونیکی تعریف کرنے پر مجبور ہوتے ہیں اسیقدر بلکہ اس سے بھی زیادہ انکے مضامین اور خیالات کو ناپاک اور قوم کے دل و دماغ کو ستیاناس کرنیوالے کہنی کو طیار ہیں اور کہنے پر مجبور ہوتے ہیں ہماری قوم کے لائق مضامین نگار صاحبان اسی اپنے زور قلم کو اخلاقی اور علمی مضامین میں صرف کرنیسے قوم اور ملک کے حق میں زیادہ مفید اور کارآمد ثابت کر سکتے ہیں کہ جس زور قلم کو ناول جیسے فضول اور بیہودہ کام میں صرف کر کے ہمارے نزدیک گناہ بے لذت کی مصداق بنتے ہیں +

گو بعض صاحبونکی ناول ایک نفع بھی ساتھ لئی ہوتے ہیں - یعنے انمیں تاریخی مضامین بطور ناول کے موثر پیراؤں میں درج کئے گئی ہیں لیکن عشق کی چنگاری انمیں بھی دبا دیگئی ہے - جو باوجود ذرہ سی ہونیکے باقی تمام تاریخی مضامین کو نظر انداز کرا کر ناظرین اور خاصکر مسلمان نوجوانوں کی تمام توجہہ اپنی ہی طرف کھینچ لیتی ہی - یعنے تاریخ کا جو فائدہ مد نظر رکھا گیا ہے اسکا اثر شاذ و نادر ہی طبیعت پر پڑنے دیتی ہی +

مسلمانوں میں عشقیہ مضامین اور عشقیہ خیالات یہانتک جذب ہو گئی ہیں کہ عام طور پر مسلمان لڑکوں میں واقعی فطرتاً عشق کے آثار نظر آنے لگ جاتے ہیں اور اسیواسطے عاشق مزاج لوگ اس بات کو بڑے زور سی پیش کرتی ہیں کہ عشق ایک قدرتی جذبہ ہی - جسکا ظاہری خیالات یا تحریک سی کوئی تعلق نہیں اور گذشتہ و موجودہ زمانے کے تجربوں اور مشاہدوں سی ٹھیک ایسا ہی ثابت ہوتا ہے - کیونکہ مسلمانوں میں تو عشق کا سودا سروں میں سما جانا ایک فطرتی طاقت اور قوت سی بھی کسیقدر بڑھ گیا ہی اور کیوں نہ ہو جبکہ لطفونکی ذریعہ سے بھی عشق برابر بچوں کو ورثہ میں ملتا آیا ہو یعنے صدیوں کے خیالات بی معلوم طریقوں اور نہ نظر آنے والے رستوں سی جذب ہوتے ہوتے اس صورت کو پہنچ گئے کہ جنکی نسبت ایک فطرتی قوت کہدینا کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے مگر یقین رکھنا چاہئی کہ سارے خیالات گرد و پیش کی حالت کی سبب سی پیدا ہوتے ہیں اور ہر وقت زیر نظر رہنی والی کتابیں اور اسی قسم کے خیالات پر گفتگوئیں اور بحث مباحثے ہماری طبیعتوں میں انقلاب پیدا کرنیکا سب سے بڑا ذریعہ ہیں +

عام طور پر دیکھا جاتا ہی کہ والدین اپنی اولاد کو اس قسم کی کتابوں کے دیکھنے یا اس قسم کے خیالات ظاہر کرنے یا اس قسم کے معاملات پر بحث کرتے ہوئے دیکھنے اور سننے کے باوجود کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے اور ان کے نزدیک جسطرح کہ روزمرہ کی کام یعنے کھانا کھانا - کھیلنا - کودنا سونا - چلنا - پھرنا - لکھنا - پڑھنا - سب ضروری اور معمولی باتیں ہیں - اسیطرح عشقیہ مضامین پر گفتگو کرنا یا اسکے متعلق کتابونکا زیر مطالعہ رکھنا اور یہانتک کہ خود عشق اور عاشقی میں مبتلا ہو جانا چنداں عیب کی بات نہیں ہی - اگر بڑے بڑے محتاط والدین اس بات پر کسیقدر غور بھی کرینگے تو صرف اسقدر کہ جسطرح کسی معمولی قصور پر ذرہ زور کی آواز سے خفا ہو لیتے ہیں اسیطرح اس معاملہ پر اسی لب و لہجہ میں خفا ہو لینگے اور بس - پس اس سی ظاہر ہی کہ یہہ جرم ان کے نزدیک

ایسا ہی ہے جیسا کہ اور معمولی ایسی خطائیں کہ جو دن میں سینکڑوں سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ کیونکہ اگر اُن کے نزدیک یہہ کوئی بڑی بات ہوتی تو اُسکا تدارک بھی ویسا ہی سختی کے ساتھ کیا جاتا نہ کہ معمولی۔ خدا جانے کیوں سمجھ لیا گیا ہے کہ ناول کسی عاشق و معشوق کو بیچ میں لانے کے بغیر ناول ہی نہیں کہا جا سکتا۔ حالانکہ ہر ایک اہم مقصد اور مطلب کو ناول کا ہیرو قرار دیا جا سکتا ہے اور اُسکے تعلق تمام گفتگو اور بحث تحریر میں لائی جا سکتی ہے لیکن بقول مولانا حالی کے۔ غیر عشقیہ مضامین تو خواہ وہ نظم ہوں۔ یا نثر۔ گویا اہل دہلی کی دعوت میں اُبالی ہوئی پھیکی کھچڑی کا رتبہ رکھتے ہیں۔ مسلمان نوجوانوں کی نگاہیں تیر مژگاں اور گیسوئے سیاہ مار اور چاہ زنخدان اور موئے کمر کے لطف ڈھونڈھتی ہیں۔ اگرچہ وہ خیالی بھی کیوں نہ ہوں۔ لیکن چونکہ پشت ہا پشت سے انکو انہیں چیزوں کے ساتھ دل لگی اور از خود رفتگی رہی ہے اسواسطے بھی اِن کی مطلوب و مرغوب ہیں۔ ایک کتاب ثمرہ دیانت ہماری نظر سے گذری ہے کہ جسکو ہم ناول ہی کہہ سکتے ہیں اور واقعی وہ ناول ہی ہے پھر اُسمیں کیا بھس ملا ہوا ہے۔ اور وہ کیوں ناول نہیں ہے اور کیا مسلمان ایسے ہی اخلاقی مضامین کے ناول لکھنے پر قادر نہیں ہیں اور اگر نہیں ہیں تو جس قوم سے اخلاقی مضامین نویسی کا چرچا یا مذاق اسقدر دور ہو کہ اسکے افراد ایسے مضامین کہنے سے گھبراتے ہوں اُس قوم کا خدا ہی حافظ ہے اور وہ کتنے دن اور دنیا میں نیک نامی اور عزت کے ساتھ رہنے کی منتظر ہے +

مسلمان عشق کے جنگل کی مختلف پیرایوں سے بہت کچھ خاک چھان چکے ہیں اب مہربانی کر کے زمانے کی ہوا کے رخ کو دیکھیں اور اسطرف سے توجہ ہٹا کر تعلیم کیطرف لگائیں۔ موجودہ زمانے کے اختیار کے لحاظ سے کوئی قوم یا ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ جبتک کہ وہ تعلیم میں اپنے تئیں اعلے درجہ پر نہ پہنچائیں۔ مسلمانوں کو جو کچھ آجکل دنیا میں کرنا ہے وہ یہی نہیں ہے کہ صرف ہندوستان ہی کے باشندوں سے مقابلہ کر کے اپنے تئیں مختار بنانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ وہ ہندوستان ہی تک محدود نہیں ہیں کہ جسکے باہر انکو کسی اور قوم یا ملک سے سابقہ نہیں پڑتا۔ بلکہ وہ تمام اطراف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں اور انکو یورپ سے لیکر امریکہ تک میں رہنا اور وہانکی قوموں کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہے۔ پس اگر مسلمان اس موجودہ حالت میں رہے کہ جس میں وہ اب ہیں تو دیگر ترقی یافتہ ملک یا قومیں انکو سوائے غلامی کے اور کسی مصرف کے نہیں سمجھینگے نہیں ہمنے غلطی کی یوں کہنا چاہئے نہ آئیگی پسند اُن نوکروں کی طاعت و خدمت + جنہیں پائینگے آقا زیور تعلیم سے عاری + اگر چاہینگے کرنی آدمی گھوڑے کی سائیسی تو دینا ہوگا انکو امتحان علم بیطاری + یقیں جانو کہ آئندہ ملیگی درس گاہوں میں + گر آٹا پیسنے کو چاہیے ہوگی پسنہاری

غرضکہ اب تعلیم ہی ایک ایسا ذریعہ ہے کہ جس سے انسان دنیا میں آرام کے ساتھ زندگی بسر کر سکتا ہے پس تعلیم میں ترقی کرنا عمدہ خیالات پر اور تعلیم یافتہ گروہ کی قوم یا ملک کے واسطہ مفید ہونا اُسکے طریقہ تعلیم پر منحصر ہے۔ لیکن جن دلوں اور دماغوں میں ناپاک ناولوں کے ذریعہ سے حضرت عشق اپنا سکہ جما چکے اُنپر کوئی افسوں چلنا معلوم۔ جس دل کو عشقیہ ناول پڑھنے کا چسکہ پڑ گیا پھر اسکو حقیقی تعلیم سے عشقیہ تعلیم کے سوا کیا واسطہ جن آنکھوں نے عشقیہ ناول دیکھ لیا اور جس دل میں اُسکا سرور سما گیا پھر کسی دینی یا دنیوی کام میں اُسکا دل لگنا ایک غیر ممکن امر ہے۔ پس اسکا بند و بست یہہ تو نہیں ہو سکتا کہ ناولوں کی اشاعت یک لخت بند ہو جائے۔ البتہ والدین اور لڑکوں کے سرپرست انکو صرف نگرانی ہی سے نہیں بلکہ وقتاً فوقتاً ناپاک اور بیہودہ ناولوں کی مذمت اور حقارت کے طریقے سے ایک بڑے درجہ تک روک سکتے ہیں اور خاصکر چھوٹی عمر کے لڑکوں کا روکنا تو بہت ہی آسان ہے بشرطیکہ وہ ایسا کرنا دل سے چاہیں۔ کیونکہ جب ایک لڑکے کی تمام راحت اور خوشی ہی نہیں بلکہ تمام ضروریات زندگی کا سامان اُن کے اختیار اور قابو میں ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ لڑکا انکی خلاف مرضی کوئی چھوٹا سا چھوٹا کام بھی کر سکے۔ اور اگر ضروریات زندگی کے متعلق اشیا کی محبت کو چھوڑ دیا جائے تو صرف انکی ذاتی خوشی اور دلی شوق کی اشیا کو مہیا کرنیکے متعلق ایک گونہ خیال رکھنے سے یہہ اصلاح ایسی عمدہ طور پر ہو سکتی ہے کہ جس سے لڑکے خصوصیت کے ساتھ موثر ہوئی بغیر نہیں رہ سکتے۔ یعنی جب وہ اپنی ارمان بھری طبیعت اور شوق بھرے دل کے ساتھ کسی نئی اور فیشن ایبل چیز کیواسطے شوقیہ اضطراب ظاہر کریں تو اُسوقت انکو ایک اُداس لہجہ کے ساتھ انکی حالت پر افسوس کرتے ہوئے جتا دیا جاوے کہ دیکھو تم نے ہماری فلاں (کئی ایک) یا فلاں فلاں (کئی باتیں) بات یا باتیں باوجود تمہارے ہی مفید اور کارآمد ہونیکے ماننے کی پرواہ نہیں کی تو اب کوئی وجہ نہیں ہے کہ تم جیسے لڑکے کی کوئی ایسی بات ماننے کی کہ جو محض تمہارا دل خوش کرنیوالی ہے پرواہ کیجاوے وغیرہ پس اُسوقت کا منظر اور موقعہ کی کیفیت اور اسطرح جواب دینے کا افسوسناک انداز جو کچھ اثر لڑکے کے دل پر پیدا کریگا اُسکو لڑکے کیواسطے تریاق سمجھنا چاہئے اور خاصکر اُس صورت میں کہ جب اُسی کے ساتھ والے اور لڑکے یا اُسی کے دوسرے بھائی محض والدین کے خوش رکھنے اور تابع فرمان رہنے کیوجہ سے اپنے اپنے شوق کی چیزیں خوشی کے ساتھ حاصل کرنیمیں کامیاب ہو رہے ہونگے یہہ ایک ایسی بے معلوم اور با اثر اصلاح ہے کہ جسکا مقابلہ نہ مار کر سکتی ہے اور نہ جھڑکی۔ لیکن یہہ انتخاب کرنا کہ کون ایسا موقع ہے کہ جس موقع پر یہہ بات زیادہ موثر ہوگی لڑکوں کے والدین اور سرپرستوں کا کام ہے۔ پس اسیطرح ناول یا دیگر فحش اور ناپاک کتابوں کے مطالعہ سے لڑکے روکے جا سکتے ہیں۔ اور ہمارا یہی منشا ہے گو یہہ کہا جا سکتا ہے کہ نوجوان اس طریقہ سے نہیں روکے جا سکتے اور ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن یہہ یقینی امر ہے کہ اگر بچپن اور لڑکپن ہی سے کسیکو عشقیہ مضامین یا موجودہ عشق و محبت سے اُنس نہیں ہوگا تو غالباً بڑے ہو کر شاذ و نادر ہی ہوگا۔ بلکہ بچپن میں اس بیہودگی سے بیخبر ہونیکی صورت میں بڑے ہو کر ادھر سے ایک نفرت اور ضد طبیعت میں پیدا ہو جائیگی۔ جیسا کہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ پس اسیطرح مختلف افراد کی درستی کا نام قوم کی درستی ہے اور خاصکر کوئی قوم تب ہی درست ہو سکتی ہے کہ جب اُسکی آئندہ والدین بننے والی نسل کو بچپن ہی میں درست کیا جاوے۔ اور اگر ہماری قوم توجہ کرے تو اس معاملہ میں بہت کچھ اصلاح ہو سکتی ہے اور یہہ اصلاح ایسی نافع ہے کہ جس سے دوسری اصلاحیں وابستہ ہیں کیونکہ جب خیالات اور دماغ درست ہونگے۔ تب ہی کسی کام کے ہونیکی اُمید ہو سکتی ہے۔ ورنہ جب بنیاد ہی خراب ہے تو اُسپر جو عمارت بنیگی وہ بھی ویسی ہی ہوگی +

ناول بینی اور ناول نویسی کے بارہ میں جو کچھ اسوقت تک لکھا گیا وہ عام طور پر بلا کسی خصوصیت کے تھا لیکن اب ہمکو یہہ دیکھنا ہے کہ اس قسم کی باتوں کے بارے میں اسلام کی سچی تعلیم کیا ہے اور آیا وہ اس قسم کے ناپاک اور بیہودہ افعال کیواسطے کہانتک محترز رہنے کی ہدایت کرتا ہے۔ پس ہم اپنی اُس مقدس کتاب یعنی قرآن شریف کیطرف رجوع کرتے ہیں کہ جسکو ہم ہاتھ میں لیکر تمام دینی یا دنیاوی کام چلا سکتے ہیں جیسا کہ آج سے پہلے کیا جا چکا ہے یعنی خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جبکہ تمام کارروائی ایک اعلیٰ سلطنت کے کاروبار تک پہنچ گئی تھی یہی پاک کتاب تھی کہ جسکے احکام کے مطابق تمام سلطنت کا کام چلایا گیا تھا اور جس خوبی یا باقاعدگی کے ساتھ کارروائی تھی آج بھی اُسکی تعریف کرنیسے وہ قوم تک باز نہیں رہ سکی کہ جو فی زماننا دنیا میں اول درجہ کے مدبر۔ دولتمند۔ شاہنشاہ اور ممتاز قوم کہلانیکا فخر حاصل کئے ہوئے ہے۔ ہم بتانا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے واسطے انکو ہدایت کرنی والی کتاب یعنی کلام مجید میں اس قسم کے لہو لعب یا فحش باتوں کے بارے میں کیا ہدایت درج ہے

پارہ ۲۱ سورہ لقمان ہی کے شروع ہی میں یہہ آیت موجود ہے:- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُنَاوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ + ترجمہ۔ اور ایک لوگ ہیں کہ خریدار ہیں کھیل کی باتوں کے تا بچلا دیں اللہ کی راہ سے بغیر سمجھے اور ٹھہرا دیں اُسکو ہنسی انکو ذلت کی مار ہے + نیز علاوہ اسکے اور بہت سے کلام حدیث میں مل سکتے ہیں کہ جو مسلمانوں کو ایسی فضول باتوں سے سختی کے ساتھ منع کرتے ہیں۔ سماع اور گانا وغیرہ سننا گو بعض کے نزدیک جائز ہے لیکن حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جنکی تحقیق کے پیرو ہندوستان میں زیادہ تر لوگ ہیں اسکو بھی ناجائز قرار دیتے ہیں۔ یعنی کوئی ایسا فعل کہ جس سے قوائے شہوانی اور خیالات شیطانی ہیجان میں آویں یا ترقی پاویں اسلام میں بالکل جائز نہیں رکھا گیا۔ پس ناول بینی یا ناول نویسی ایک فعل ہے کہ جسکے پڑھنے یا سننے سے ضرور ایسے خیالات دل و دماغ میں سما جاتے ہیں جو سراسر ایسے قویٰ کو تحریک میں لاتے ہیں کہ جنکے روکنے اور دبانیکی

۴۴ اسلام میں سخت تاکید کیگئی ہے۔ کیونکہ بلا قید اور روک اور ان خاص خاص موقعوں کے سوائے کہ جو مقرر کئے گئے ہیں اگر عام طور پر ان خیالات کا آزادی کے ساتھ عملی صورتمیں استعمال کیا جائے تو اسکا نتیجہ جو کچھ ہوگا وہ ظاہر ہے مسلمانوں نے صرف خیالی صورتمیں انکے ساتھ دل لگی کر کے جو کچھ خمیازہ اُٹھایا وہ روز روشن کیطرح عیاں ہے + کیا یہہ کچھ کم افسوس کی بات ہے کہ ثقہ سے ثقہ خواندہ مسلمان کے ایک ایسے بچے کو بھی کہ جسکو ابھی نوشت و خواند نہیں شروع کرائی گئی چند شعر ایسے یاد ہونگے کہ جنمیں عشق کا زہر بلا اثر ضرور شامل ہوگا۔ اور پڑھنا لکھنا شروع کر دینے والے لڑکوں کا تو یہہ حال ہوگا کہ وہ خاص خاص موقعہ پر ایسے ہی شعر بطور مثال یا ضرب المثل کے اور اکثر موقعوں پر محض اپنا دل خوش کرنیکیواسطے خوش الحانی کے لہجہ میں پڑھتے اور ہمارے نزدیک گاتے ہوئے نظر آئینگے۔ اور جن گھروں میں اس قسم کا زیادہ چرچا ہوگا وہاں کے لڑکے بھی زیادہ اوباش ہونگے۔ شاذ و نادر ہی اتفاق ہوا ہوگا کہ کسی مسلمان کے چھوٹے چھوٹے لڑکوں کی زبانی قومی ترقی و تنزل کا کوئی شعر یا علمی اور اخلاقی نظموں کا کوئی مصرع کسی کے کانوں نے سنا ہو۔ پس ظاہر ہے کہ گھر میں جس بات کا چرچا ہے وہی اُن کے ورد زبان ہے۔ حالانکہ آجکل خصوصیت کے ساتھ ضروری ہے کہ مسلمانوں کی گذشتہ ترقی و تنزل پر جو مؤثر نظمیں قوم کے بزرگوں نے لکھی ہیں وہ بچوں اور لڑکوں کے پیش نظر اور گوش گذار کیجاویں۔ تاکہ انکی غیرت اور حمیت میں ایک جوش پیدا ہو اور یہی وہ جوش ہے کہ جسکے ذریعہ سے اکثر بڑے بڑے اہم کام قومیں کر گذری ہیں + اے خدا تو مسلمانوں کو بھی اپنی بہتری اور بھلائی کے سوچنے اور اُسپر قادر ہونیکی توفیق عطا فرما۔ آمین + راقم خاکسار۔ صادق بلند شہری از سرسہ (پنجاب)

۲۱ - اکتوبر کو امداد قحط ہندوستان کے متعلق پنجاب پراونشل کمیٹی کا جلسہ ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا کمیٹی کے سامنے ایک مختصر رپورٹ پیش کیگئی جس میں پچھلے دنوں میں جو کچھ کام کیا گیا تھا اس کی رپورٹ درج تھی مسٹر پیسن نے بیان کیا کہ تقسیم امداد کا کام بہت سے اضلاع میں ختم ہو گیا تھا۔ گورنمنٹ کی طرف سے جو محاسب جانچ پڑتال کیواسطے عطا ہوا تھا اُس نے بہت سے اضلاع میں اپنا کام ختم کر لیا تھا۔ اور تقسیم امداد کے طریق عمل پر اپنی رپوٹیں بھی ارسال کر دی تھیں۔ اِن رپورٹوں سے معلوم ہوتا تھا کہ تقسیم کا کام نہائت عمدہ کیا گیا افسران اضلاع نے امداد دی اور بہت سے مقامات ایسے بھی تھے جہاں اُنہوں نے خود یا اسسٹنٹ کمشنروں نے امداد اپنے ہاتھوں تقسیم کی خصوصاً لاہور میں اسطرح ہوا بعض اضلاع کو جو کچھ دیا گیا تھا وہ بالکل کافی ہو گیا چند ایسے بھی تھے جن کو جو کچھ دیا گیا وہ اُن کی ضروریات سے کسی قدر فاضل ہی تھا۔ اور ایسی صورتوں میں جو کچھ فاضل ہاتھ آیا واپس بھی کر دیا گیا۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جنہیں ابتک تقسیم امداد کا کام جاری ہے۔ اور دو اضلاع ایسے ہیں جو ابھی اور امداد طلب کر رہے ہیں۔ گڑگانوں کی لوکل کمیٹی نے رپورٹ کی ہے کہ اغراض کمیٹی کی تعمیل میں ۶ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے۔ گو روپیہ دراصل بزریعہ ایکٹ قرضہ کاشتکاران دیا گیا تھا۔ اس کمیٹی نے درخواست کی تھی کہ یہہ رقم انکو عطا ہو جائے۔ کیونکہ اُن کو اب تک مویشیوں اور تخم کیواسطے کوئی قسط نہیں ملی تھی۔ درخواست معقول معلوم ہوتی تھی۔ اور کرنل ہچنسن کی تجویز اور رائے گنگا رام کی تائید پر ۶ ہزار روپیہ عطا کر دیا گیا۔ اِس کے بعد کرنل ہچنسن نے تجویز پیش کی اور مسٹر رز نے تائید کی کہ دس ہزار روپیہ منٹگمری کو اور دئے جائیں کیونکہ وہاں کے صاحب ڈپٹی کمشنر نے لکھا تھا کہ مویشیوں اور تخم کیواسطے روپیہ کا ملنا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ یہہ تجویز منظور ہو گئی اسکے بعد صاحبڈپٹی کمشنر لودیانہ نے بیان کیا کہ میں اس غرض سے آیا ہوں کہ کمیٹی سے اجازت لوں کہ بقایا رقم جو ضلع مذکور میں ہے۔ آیا وہ تھوڑی اراضیات کے چھڑانے پر صرف کی جائے جو قحط کے باعث رہن کر دی گئی تھیں۔ یا اس کے مویشی اور تخم خرید کر مفت تقسیم کئے جائیں کمیٹی نے اُن کو اجازت دیدی کہ تخم اور مویشی خرید کر تقسیم کئے جائیں بشرطیکہ صاحبڈپٹی کمشنر آخر نومبر تک ایسا کر سکیں چنانچہ صاحبڈپٹی کمشنر نے یہہ منظور کر لیا۔ اسکے بعد مسٹر فنٹن کی چٹھی پڑھی گئی جس میں اُنہوں نے تجویز کیا تھا کہ کرنال اور حصار کو مزید رقم دی جائے جس سے کمبل خرید کر اُن اضلاع میں محتاجوں کو دئے جائیں مگر صاحب آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ دونوں اضلاع میں کافی روپیہ موجود تھا۔ اور اُن کو لکھ دیا جائے کہ اُس سے کمبل خرید کر لئے جائیں۔ اِس کے بعد کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ فی الحال کوئی رقم سنٹرل کمیٹی کے پاس واپس نہیں کیجائیگی کیونکہ ابھی اس کا فیصلہ نہیں ہو سکتا کہ آیا اس صوبہ کی ضروریات پوری ہو چکی ہیں۔ اِسی اثنار میں ممالک مغربی و شمالی سے خبر موصول ہوئی کہ وہاں اب امداد قحط کا کام بالکل بند کر دیا گیا۔ اور جس مستعدی اور مؤثر طریق سے وہاں امداد قحط کا کام سرانجام ہوا ہے۔ اُسکی تعریف کیگئی یتیم خانوں اور محتاج خانوں میں افسران ضلع خود مصیبت زدوں کے آرام و آسائش کی نگرانی کرتے رہے ہیں۔ اور ممالک مغربی و شمالی میں گو پنجاب سے بہت زیادہ سخت قحط تھا تاہم لاکھوں بندگان خدا کی جانیں بچ گئیں اور ہزاروں شریف سفید پوش محتاج کو گور سے بچا لیا گیا +

گزٹ آف انڈیا میں نئے قواعد چھاونیوں میں امراض متعدی کے متعلق شائع ہو گئے ہیں جن کا خلاصہ یہہ ہے کہ اگر چھاونی کے کسی ہسپتال یا شفاخانہ کے افسر ڈاکٹر کو بادی النظر میں یہہ یقین کرنے کے وجوہات معلوم ہو جائیں کہ کوئی شخص جو چھاونی میں رہتا ہے کسی متعدی یا ہوا کے ذریعہ ایک شخص سے دوسرے شخص تک پہنچ جانے والے کسی مرض میں مبتلا ہے تو افسر مذکور کو اختیار ہے کہ وہ بذریعہ تحریری نوٹس کے جسکا خاکہ گزٹ میں درج ہے یا کسی اور ایسے ہی طریق سے اُس شخص کو ہسپتال یا شفاخانہ میں مندرجہ نوٹس پر طلب کرے۔ اور وہ شخص ہرگز مجاز نہیں کہ بلا اجازت افسر ڈاکٹر کے ہسپتال چھوڑ کر چلا جائے تاوقتیکہ اس افسر ڈاکٹر کو اگر ضرورت ہو تو امتحان کر کے یہہ تسلی نہ ہو جائے کہ وہ شخص اس مرض میں مبتلا نہیں ہے یا مبتلا نہیں رہا۔ مگر اسکے ساتھ ہی مرض کے لحاظ سے۔ یا اس شخص کی حالت کے لحاظ سے جو کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو یا بلحاظ اُن حالات و اسباب کے جن میں وہ شخص محصور ہوا افسر ڈاکٹر اُس کی حاضری ہسپتال یا شفاخانہ میں لازم نہ سمجھے۔ تو وہ اُس کو علیحدہ کر سکتا ہے یا ایسے معیار اختیار کر سکتا ہے اور ہدایات دے سکتا ہے جن کو وہ مناسب سمجھے مزید برآں اگر میڈیکل افسر کسی شفاخانہ یا ہسپتال کا صاحب کمانڈنگ افسر چھاونی کو اطلاع دے کہ فلاں شخص باوجود باضابطہ نوٹس دئے جانے کے ہسپتال یا شفاخانہ میں آنے سے انکار کرتا ہے یا نہیں آتا ہے۔ یا وہ شخص شفاخانہ یا ہسپتال میں آیا تھا۔ مگر میڈیکل افسر مذکور کی اجازت کے بغیر خود ہی اس ہسپتال یا شفاخانہ سے چلا گیا ہے تو صاحب کمانڈنگ افسر اگر مناسب سمجھیں تو اُن کو اختیار ہے کہ فوراً حکم صادر فرمائیں کہ وہ شخص چوبیس گھنٹہ کے اندر چھاونی سے نکل جائے اور نیز یہہ کہ تاوقتیکہ صاحب مجسٹریٹ کی تحریری اجازت نہ ہو وہ شخص نہ زیادہ عرصہ تک چھاونی میں رہ سکے اور نہ دوبارہ داخل ہو سکے +

مدراس ٹائمز نے حال میں ایک عجیب کیفیت شائع کی ہے جس کا مدراس کے مشنریوں اور دیسی عیسائیوں میں بہت چرچا ہوا ہے اس کی حقیقت اس طرح پر ہے کہ حال میں پنڈت گوپال چند شاستری۔ ایم۔ اے کرسچن مشن سوسائٹی کے مدرسہ الہیات سے دفعتاً اور پراسرار طور پر غائب ہو گئے ہیں۔ اگست ۱۸۹۶ء میں ان پنڈت صاحب کو ناسک کے کرسچن مشن سوسائٹی کے یورپین مشنریوں نے بپتسمہ دیا۔ پنڈت صاحب نے مشنریوں اور دیگر عیسائیوں کو یقین دلایا کہ میں ایم اے ہوں بمبئی یونیورسٹی کا ہوں۔ اور اعلیٰ درجہ کا ماہر علم السنہ ہوں بپتسمہ دیے جانیکے بعد وہ مدراس لائے گئے اور یہاں تعلیم الہیات کیواسطے مدرسہ الہیات میں داخل کئے گئے یہہ کوئی آٹھ ماہ کا ذکر ہے۔ اس اثنا میں اُنکے ہم جماعتوں اور دوستوں کو اُن پر شک و شبہے ہونے لگے انکی عام علمیت بمشکل ہی درجہ مالک العلوم (ایم۔ اے) کے برابر تھی مگر جب ان سے اس بارہ میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایم۔ اے کی ڈگری ۱۸۹۴ء میں کلکتہ یونیورسٹی سے لی تھی اور ریاضی میں آنر حاصل کیا تھا۔ اُنہوں نے یہہ بھی بیان کیا کہ میرا نام یونیورسٹی کلنڈر میں گوپال چندر لکھا ہوا ہے مگر میں نے شاستری کی خاطر اپنے خاندانی نام کو خیرباد کہدیا۔ نہائت احتیاط اور غور سے تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ جس شخص نے ۱۸۹۴ء میں ریاضی کا مضمون اختیاری لیکر ایم۔ اے کی ڈگری کلکتہ یونیورسٹی میں حاصل کی تھی وہ ڈپٹی اکاونٹنٹ جنرل لاہور کے تھے اور اُنکا نام بھی مسٹر گوپال چندر تھا۔ یہہ امر نہائت تعجب خیز تھا! دو ایم۔ اے تھے اور صرف ایک ہی سرٹیفکیٹ! لاہور کے مسٹر ے کو اطلاع دیگئی کہ ایک شخص اور بھی آپ کی ڈگری کا مدعی ہے چنانچہ اُنہوں نے مدراس میں اپنے دوستوں کو لکھا کہ اس شخص کو گرفتار کراؤ اور مقدمہ کرو چنانچہ اس خوف سے پنڈت گوپال چندر شاستری پراسرار طور پر مدراس سے غائب ہو گئے اور کسی کو معلوم نہیں کہ کہاں تشریف لیگئے۔ افواہ ہے کہ وہ گائے کے بندر سے انگلستان کو سوار ہو گئے +

قھسلی کی آئی ہوئی خبروں سے معلوم ہوا کہ عثمانیہ گورنمنٹ دولو میں ایک مسجد اور والی شہر کی سکونت کیلئے ایک کوٹھی بنانا چاہتی ہے +

اِس خبر سے یونانی مشوش ہو گئے ہیں اور انکے اخبار غور کرنے لگے ہیں کہ جب ترکی کی طرف سے ہمیشہ تقیم رہنے کے آثار دیکھے جاتے ہیں تو پھر کسطرح سے ترک اپنا قبضہ تھسلی سے اُٹھا لینگے +

سلطان جزائر مالدیو - ملکہ معظمہ کا جہاز "کاسک" نامی حال مین سلطان مالدیو کی عملداری سے واپس آیا ہے - اس جہاز پر لفٹنٹ گورنر سر نوئل واکر انکاسے سلطان کو جوبلی تمغہ پیش کرنے کیواسطے تشریف لیگئے تھے چنانچہ اس سفر کی کیفیت اخبار سیلون ٹائمز مین اسطرح شایع ہوئی ہے کہ سلطان ایک جزیرہ موسوم بہ ہالی مین رہتے ہین کنارہ سے ایک میل پر "کاسک" نے سلامی اُتاری جسکا جواب جزیرہ سے دیا گیا ایک دیسی قطع کی کشتی معہ کشتی بانون کے جسپر سلطان کا سُرخ جھنڈا لگا ہوا تھا - کاسک کے پاس آئی اور سر نوئل واکر کو اطلاع ملی کہ سلطان محل مین انکے منتظر ہین - چنانچہ سر نوئل واکر کپتان کی ایک کشتی پر سوار ہوکر کنارہ پہنچے اور سلطان کے محل مین تشریف لے گئے - محل مین پہونچکر اونہون نے اپنی ٹوپیان اتارین اور ایک قطار مین صف بستہ کھڑے ہوکر سلطان کی تشریف آوری کا انتظار کرنے لگے - سلطان اپنے بھائی کے ہمراہ اندر کے کمرہ سے تشریف لائے - سلطان کا بھائی انکا وزیر بھی ہے سلطان کے ساتھ انکے اور مصاحب اور درباری بھی تھے - چنانچہ ترجمان کی معرفت سر نوئل واکر سے ان کی ملاقات ہوئی - سلطان مشرقی لباس زیب بدن کئے تھے جو نہایت شاندار تھا - اعلی درجہ کا طلائی کام اسپر کیا ہوا تھا - ہندوستانی قطع کا نہایت قیمتی جوتا پیرون مین تھا - مختلف مراسم کی ادائگی کے بعد سر نوئل نے ترجمان کی معرفت عرض کی کہ علیا حضرت ملکہ معظمہ کی فرمانروائی کو ساٹھ سال گذرنے مین اور اسکی یادگار مین گورنمنٹ سیلون نے ایک سونیکا تمغہ تیار کرایا تھا - اسکی تصویر مین علیا حضرت ملکہ معظمہ اور حضور شہزادہ ویلز کی خدمت مین بھیجی گئین - اور بعد ملاحظہ منظوری صاحب گورنر کو وہ تمغہ سلطان کی خدمت مین پیش کرنے کے واسطے روانہ کیا گیا تھا - سلطان نے فرمایا کہ مین اسکو قبول کرکے بہت خوش ہونگا - چنانچہ سر نوئل نے وہ تمغہ سلطان کے سینہ پر ٹانک دیا - ملاقات کے بعد سر نوئل اور انکے ہمراہیون کو جزیرہ کی سیر کرائی گئی - دوسرے دن سلطان خود کاسک پر تشریف لے گئے - اس موقعہ پر انکے بھائی اور دیگر مصاحبین و درباری انکے ہمرکاب تھے - جہاز کے قریب پہنچنے پر اکیس توپون سے انکی سلامی اُتاری گئی - اس موقعہ پر سلطان کا ڈھال تلوار بردار بھی انکے ہمرکاب تھا - مور کے پرون کے دو کلغیان لئے ہوئے بھی ایک شخص ہمراہ تھا - اور اسی قسم کے دیگر نشانات سلطنت موجود تھے - اور سلطان ایک طلائی کام کی سُرخ پوشاک پہنے تھے - جہاز پر اونہون نے پانی اڑانیکا عمل دیکھا جس کے ذریعہ کئی ٹن پانی جہاز سے ۴۰ - ۴۰ گز کے فاصلہ پر پھینکا جاتا تھا - اونہون نے بڑی توپون کی گولہ باری بھی ملاحظہ کی - اور تیز عمل توپین بھی چلتی ہوئی دیکھین - ایک تارپیڈو بھی چلایا گیا اور ایک غواص پورے لباس مین بھی انکے سامنے پیش کیا گیا - جسنے اپنا عمل دکھلایا - بحری سپاہیون کے ایک دستہ نے تلوار کی قواعد دکھلائی - مگر سب سے بڑھکر سلطان کا ایک پانی کے پیالہ مین اپنی انگلیان ڈبوکر خوش معلوم ہوتے تھے جس مین ایک زبردست برقی رو جاری تھی - یہ تمام کام دیکھکر سلطان بہت خوش ہوئے - اور جزیرہ کو تشریف لے گئے واپسی پر پھر جہاز سے انکی سلامی اُتاری گئی - اسکے بعد سلطان نے بہت سی سیپیان - پھل - گوشت مچھلی وغیرہ اور دیگر تحائف جہاز پر روانہ کئے - سلطان کی تشریف آوری کی تقریب مین کاسک خوب سجایا گیا تھا - اس جزیرہ مین سفید علامت ماتم ہے - چنانچہ دو روز بعد سلطان کی ہمشیرہ کی انتقال پر کاسک پر بھی سفید جھنڈی ماتم پر اظہار رنج کے واسطے لگائے گئے +

علی گڈھ مین ٹرسٹیان کالج کے اجلاس مین حال مین پھر اس نقصان کے پورا کیجانیکا سوال چھیڑا گیا جو پچھلے دنون مین ایک کثیر رقم کے غبن ہونیکے باعث کالج کو برداشت کرنا پڑا ہے صاحب سکرٹری نے رپورٹ کی کہ علاوہ کالج فنڈ کے نقصان کے جو بنک مین جمع تھا ۲۵۷۴ روپیہ بنک کے بھی غبن ہوئے تھے - چنانچہ اسطرح یہ رقم بھی بنک کی کالج کے ذمہ نکلتی ہے - لہذا سب سے مقدم ضروری ہے کہ یہ قرض ادا کیا جائے - کیونکہ جبتک یہ روپیہ کالج کے ذمہ رہیگا ایک کثیر رقم بطور سود کے دینا پڑیگی - کالج کے ذمہ اس قرض پر ۱۱ روپیہ سیکڑہ سالانہ سود بنک کی طرف سے پڑتا ہے - چنانچہ ایک تجویز یہ پیش کی گئی - کہ ۴۴۰۰۰ روپیہ کی گورنمنٹ پرامیسری نوٹ جو کالج کی ملک ہین - جنپر ۳½ فیصدی سود وصول ہوتا ہے - اور چونکہ کالج کے ذمہ جو سود بنک کا پڑتا ہے وہ اس سے بہت ہی زیادہ ہے - لہذا پرامیسری نوٹ فروخت کردئے جائین - اور بنک کا قرض ادا کردیا جائے - اس تجویز کی نسبت یہ اعتراض تھا - کہ اسقدر محنت اور عرقریزی سے ایک رقم جمع کی گئی - اور اب اسکو اسطرح دیدیا جائے - نیز یہ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم موجودہ قواعد کے زیر عمل نوٹونکو منتقل بھی نہین کرسکتے ہین - لہذا یہ تجویز بھی نامنظور ہوئی - ایک اور تدبیر یہ بتلائی گئی کہ ہمدردان کالج سے درخواست کی جائے - کہ وہ بنک کے قرض کے برابر ایک رقم کالج کو بلا سود قرض دین - اور اسطرح اس سود کے بوجھ سے اسکو سبکدوش کرین - جو اس کے ذمہ بنک کا پڑتا ہے - اور اس قرض کی میعاد ادائگی کالج کی طرف سے کم از کم پانچ سال ہوگی - جو اصحاب اسطرح کالج کی مدد کرین گے - اون کو بنک کیطرف سے یقین دلا دیا جائیگا - کہ انکا روپیہ تاریخ مقررہ پر ادا کردیا جائیگا - اور اس اثنا مین نہایت کوشش کیجائیگی - کہ روپیہ جمع کیا جائے اور اسطرح جو کچھ قرض کالج کے ذمہ ہو وہ ادا کردیا جائے - اور جن ذریعہ سے یہ روپیہ جمع کیا جائیگا - وہ حسب ذیل ہین :-

(۱) پرامیسری نوٹون کا سود ۵ سال کے واسطے ۱۲۲۴۶ روپیہ وصول ہوگا -

(۲) صاحبزادہ آفتاب احمد خان نے اپنی ہمدردی قوم سے اپنی تنخواہ کالج سے ۱۵۰ روپیہ "چندہ نقصان کالج" مین ماہوار دینا منظور کیا ہے - اسکی میزان پانچ سال تک ۹۰۰۰ روپیہ ہوتی ہے +

(۳) معمولی چندے جو "چندہ نقصان کالج" مین ۵ سال تک وصول ہون +

(۴) صاحب سکرٹری فراہمی چندہ کیواسطے ایک اور دورہ کرین گے +

اس اجلاس مین یہ بھی بیان کیا گیا کہ سردار محمد حیات خان صاحب سی - ایس آئی نے صاحب سکرٹری کو لکھا ہے - کہ اکثر سربرآوردہ مسلمان پنجاب مین بغیر سود کے کالج کو روپیہ قرض دینے کو تیار ہین - بشرطیکہ سردار صاحب اسکی بازدہی کیواسطے ضامن ہون - اور سردار صاحب کالج کو اس وجہ سے سبکدوش کرنیکو تیار ہین - لہذا موجودہ حالات کے لحاظ سے اس نقصان کو پورا کرنیکی یہی تدبیر سب سے موثر قرار دی گئی +

اخبار صباح نے کریٹ کے بارہ مین ایک آرٹیکل لکھا ہے جسمین اسنے یورپین اخبارون کی جو ہمیشہ ترکی گورنمنٹ کے نسبت جھوٹی اور بے سروپا خبرین شایع کرتے ہین - خوب خبر لی ہے اور اخیر مین وہ لکھتا ہے "کہ کریٹ مین امن قایم کرنے کے لئے سب سے پہلے جو باغیون کو جرأت دلائی جارہی ہے اسکے لئے ایک حد مقرر کرنا چاہئے اور ہم دیکھتے ہین کہ دول یورپ کے کونسل چھ مہینے سے جزیرہ مین پڑے ہوئے ہین اور اس عرصہ مین اونہون نے سوائے اسکے کہ باغیون سے نام و پیام جاری کرین اور انہین وہ باتین پہونچائین جس کو وہ پسند کرتے ہین اور کچھ بھی نہین کیا - انکی اس فعل سے جو کچھ نتیجہ نکلا وہ ظاہر ہے - کیا ان کونسلون کو یہ بات معلوم نہین ہے کہ جزیرہ کے باشندون کی ایک بڑی تعداد امن کو پسند کرتی ہے اور کیا انکو اس امر کا علم نہین ہے کہ باغیون کے سرغنہ سوائے اپنے ذاتی منافعہ کے اور کوئی غرض نہین رکھتے - غرضکہ باغیون کو اور جرأت دلانا ایک ایسا کام ہے جو اپنا آپ نظیر ہے اور ضرور ہے کہ اسکے لئے کوئی حد ہو"

عبدالعزیز آفندی نے جو مصر کے ایک مشہور خاندان سے ہین اور آجکل پیرس کے اعلی طالبعلمون مین داخل ہین - فیلاریہ نامی ہوٹل مین ۳۱ - اگست کو ڈنر دیا - ڈنر مین وہ تمام مصری جو بالفعل پیرس مین ہین شریک تھے ڈنر کے بعد عبدالعزیز آفندی نے ایک مختصر سی اسپیچ دی جسمین ان فوایدکو جو دارالخلافہ اور مصر مین ارتباط باہمی سے حاصل ہونگی بیان کیا اور اسپیچ کے بعد سب نے ملکر سلطان المعظم کے لئے دعا مانگی اور پھر اسکے بعد خدیو المعظم کے لئے ان تمام کا مونسی فارغ ہونے کے بعد دو تار دئے گئے ایک تو مینیجر بے سنیر دولت ٹرکی مقیم پیرس کو اور دوسرا تار خود اعلیحضرت کی مابین ہمایون کے افسر کی خدمت مین +

۲۱ - اکتوبر کو امداد قحط ہندوستان کے متعلق پنجاب پراونشل کمیٹی کا جلسہ ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا کمیٹی کے سامنے ایک مختصر رپورٹ پیش کیگئی جس میں پچھلے دنوں میں جو کچھ کام کیا گیا تھا اس کی رپورٹ درج تھی مسٹر پیین نے بیان کیا کہ تقسیم امداد کا کام بہت سے اضلاع میں ختم ہو گیا تھا - گورنمنٹ کی طرف سے جو محاسب جانچ پڑتال کیواسطے عطا ہوا تھا اُس نے بہت سے اضلاع میں اپنا کام ختم کر لیا تھا - اور تقسیم امداد کے طریق عمل پر اپنی رپورٹیں بھی ارسال کر دی تھیں - اِن رپورٹوں سے معلوم ہوتا تھا کہ تقسیم کا کام نہائت عمدہ کیا گیا افسران اضلاع نے امداد دی اور بہت سے مقامات ایسے بھی تھے جہاں اُنہوں نے خود یا اسسٹنٹ کمشنروں نے امداد اپنے ہاتھوں تقسیم کی خصوصاً لاہور میں اسطرح ہوا بعض اضلاع کو جو کچھ دیا گیا تھا وہ بالکل کافی ہو گیا چند ایسے بھی تھے جن کو جو کچھ دیا گیا وہ اُن کی ضروریات سے کسی قدر فاضل ہی تھا - اور ایسی صورتوں میں جو کچھ فاضل ہاتھا واپس بھی کر دیا گیا - اور بعض ایسے بھی ہیں جنہیں اب تک تقسیم امداد کا کام جاری ہے - اور دو اضلاع ایسے ہیں جو ابھی اور امداد طلب کر رہے ہیں - گرداگانوں کی لوکل کمیٹی نے رپورٹ کی ہے کہ اغراض کمیٹی کی تعمیل میں ۶ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے - گو روپیہ دراصل بزریعہ ایکٹ قرضہ کاشتکاران دیا گیا تھا - اس کمیٹی نے درخواست کی تھی کہ یہہ رقم انکو عطا ہو جائے - کیونکہ اُن کو اب تک مویشیوں اور تخم کیواسطے کوئی قسط نہیں ملی تھی - درخواست معقول معلوم ہوتی تھی - اور کرنل ہچنسن کی تجویز اور رائے گنگا رام کی تائید پر ۶ ہزار روپیہ عطا کر دیا گیا - اِس کے بعد کرنل ہچنسن نے تجویز پیش کی اور مسٹر رز نے تائید کی کہ دس ہزار روپیہ منٹگمری کو اور دئے جائیں کیونکہ وہاں کے صاحبڈپٹی کمشنر نے لکھا تھا کہ مویشیوں اور تخم کیواسطے روپیہ کا ملنا بہت ضروری ہے - چنانچہ یہہ تجویز منظور ہو گئی اسکے بعد صاحبڈپٹی کمشنر لودیانہ نے بیان کیا کہ میں اس غرض سے آیا ہوں کہ کمیٹی سے اجازت لوں کہ بقایا رقم جو ضلع مذکور میں ہے - آیا وہ تھوڑی اراضیات کے چھڑانے پر صرف کی جائے جو قحط کے باعث رہن کر دی گئی تھیں - یا اس کے مویشی اور تخم خرید کر مفت تقسیم کئے جائیں کمیٹی نے اُن کو اجازت دیدی کہ تخم اور مویشی خرید کر تقسیم کئے جائیں بشرطیکہ صاحبڈپٹی کمشنر آخر نومبر تک ایسا کر سکیں چنانچہ صاحبڈپٹی کمشنر نے یہہ منظور کر لیا - اسکے بعد مسٹر فنٹن کی چٹھی پڑھی گئی جس میں اُنہوں نے تجویز کیا تھا کہ کرنال اور حصار کو مزید رقم دی جائے جس سے کمبل خرید کر اُن اضلاع میں محتاجوں کو دئے جائیں مگر صاحب آنریری سکرٹری نے بیان کیا کہ دونوں اضلاع میں کافی روپیہ موجود تھا - اور اُن کو لکھ دیا جائے کہ اُس سے کمبل خرید کر لئے جائیں - اِس کے بعد کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ فی الحال کوئی رقم سنٹرل کمیٹی کے پاس واپس نہیں بھیجائیگی کیونکہ ابھی اس کا فیصلہ نہیں ہو سکتا کہ آیا اس صوبہ کی ضروریات پوری ہو چکی ہیں - اِسی اثنار میں ممالک مغربی و شمالی سے خبر موصول ہوئی کہ وہاں اب امداد قحط کا کام بالکل بند کر دیا گیا - اور جس مستعدی اور موثر طریق سے وہاں امداد قحط کا کام سرانجام ہوا ہے - اُسکی تعریف کیگئی یتیم خانوں اور محتاج خانوں میں افسران ضلع خود مصیبت زدوں کے آرام و آسائش کی نگرانی کرتے رہے ہیں - اور ممالک مغربی و شمالی میں گو پنجاب سے بہت زیادہ سخت قحط تھا تاہم لاکھوں بندگان خدا کی جانیں بچ گئیں اور ہزاروں شریف سفید پوش محتاج کو گور سے بچا لیا گیا +

گزٹ آف انڈیا میں نئے قواعد چھاونیوں میں امراض متعدی کے متعلق شائع ہو گئے ہیں جن کا خلاصہ یہہ ہے کہ اگر چھاونی کے کسی ہسپتال یا شفاخانہ کے افسر ڈاکٹر کو بادی النظر میں یہہ یقین کرنے کے وجوہات معلوم ہو جائیں کہ کوئی شخص جو چھاونی میں رہتا ہے کسی متعدی یا ہوا کے ذریعہ ایک شخص سے دوسرے شخص تک پہنچ جانے والے کسی مرض میں مبتلا ہے تو افسر مذکور کو اختیار ہے کہ وہ بذریعہ تحریری نوٹس کے جسکا خاکہ گزٹ میں درج ہے یا کسی اور ایسے ہی طریق سے اُس شخص کو ہسپتال یا شفاخانہ میں مندرجہ نوٹس پر طلب کرے - اور وہ شخص ہرگز مجاز نہیں کہ بلا اجازت افسر ڈاکٹر کے ہسپتال چھوڑ کر چلا جائے تاوقتیکہ اس افسر ڈاکٹر کو اگر ضرورت ہو تو امتحان کر کے یہہ تسلی نہ ہو جائے کہ وہ شخص اس مرض میں مبتلا نہیں ہے یا مبتلا نہیں رہا - مگر اسکے ساتھ ہی مرض کے لحاظ سے - یا اس شخص کی حالت کے لحاظ سے جو کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو یا بلحاظ اُن حالات و اسباب کے جن سے وہ شخص محصور ہو افسر ڈاکٹر اُس کی حاضری ہسپتال یا شفاخانہ میں لازم نہ سمجھے - تو وہ اُس کو علیحدہ کر سکتا ہے یا ایسے معیار اختیار کر سکتا ہے اور ہدایات دے سکتا ہے جن کو وہ مناسب سمجھے مزید برآں اگر میڈیکل افسر کسی شفاخانہ یا ہسپتال کا صاحب کمانڈنگ افسر چھاونی کو اطلاع دے کہ فلاں شخص باوجود باضابطہ نوٹس دئے جانے کے ہسپتال یا شفاخانہ میں آنے سے انکار کرتا ہے یا نہیں آتا ہے - یا وہ شخص شفاخانہ یا ہسپتال میں آیا تھا - مگر میڈیکل افسر مذکور کی اجازت کے بغیر خود ہی اس ہسپتال یا شفاخانہ سے چلا گیا ہے تو صاحب کمانڈنگ افسر اگر مناسب سمجھیں تو اُن کو اختیار ہے کہ فوراً حکم صادر فرمائیں کہ وہ شخص چوبیس گھنٹہ کے اندر چھاونی سے نکل جائے اور نیز یہہ کہ تاوقتیکہ صاحب مجسٹریٹ کی تحریری اجازت نہ ہو وہ شخص نہ زیادہ عرصہ تک چھاونی میں رہ سکے اور نہ دوبارہ داخل ہو سکے +

مدراس ٹائمز نے حال میں ایک عجیب کیفیت شائع کی ہے جس کا مدراس کے مشنریوں اور دیسی عیسائیوں میں بہت چرچا ہوا ہے اس کی حقیقت اس طرح پر ہے کہ حال میں پنڈت گوپال چند شاستری - ایم - اے کرسچن مشن سوسائٹی کے مدرسہ الہیات سے دفعتاً اور پراسرار طور پر غائب ہو گئے ہیں - اگست ۱۸۹۶ء میں اِن پنڈت صاحب کو ناسک کے کرسچن مشن سوسائٹی کے یورپین مشنریوں نے بپتسمہ دیا - پنڈت صاحب نے مشنریوں اور دیگر عیسائیوں کو یقین دلایا کہ میں ایم اے ہوں - میٹریکولیٹ ہا ہوں - اور اعلیٰ درجہ کا ماہر علم السنہ ہوں بپتسمہ دے جانیکے بعد وہ مدراس لائے گئے اور یہاں تعلیم الہیات کیواسطے مدرسہ الہیات میں داخل کئے گئے یہہ کوئی آٹھ ماہ کا ذکر ہے - اس اثنا میں اُنکے ہم جماعتوں اور دوستوں کو اُن پر شک و شبہے ہونے لگے اُنکی عام علمیت بمشکل ہی درجہ مالک العلوم (ایم - اے) کے برابر تھی مگر جب ان سے اس بارہ میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایم - اے کی ڈگری ۱۸۹۴ء میں کلکتہ یونیورسٹی سے لی تھی اور ریاضی میں آنر حاصل کیا تھا - اُنہوں نے یہہ بھی بیان کیا کہ میرا نام یونیورسٹی کلنڈر میں گوپال چندر ہی لکھا ہوا ہے مگر میں نے شاستری کی خاطر اپنے خاندانی نام کو خیرباد کہدیا - نہائت احتیاط اور غور سے تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ جس شخص نے ۱۸۹۴ء میں ریاضی کا مضمون اختیاری لیکر ایم - اے کی ڈگری کلکتہ یونیورسٹی میں حاصل کی تھی وہ ڈپٹی اکاونٹنٹ جنرل لاہور کے تھے اور اُنکا نام بھی مسٹر گوپال چندر ہی تھا - یہہ امر نہائت تعجب خیز تھا! دو ایم - اے تھے اور صرف ایک ہی سرٹیفکیٹ! لاہور کے مسٹر ہے کو اطلاع دیگئی کہ ایک شخص اور بھی آپ کی ڈگری کا مدعی ہے چنانچہ اُنہوں نے مدراس میں اپنے دوستوں کو لکھا کہ اس شخص کو گرفتار کراؤ اور مقدمہ کرو چنانچہ اس خوف سے پنڈت گوپال چند شاستری پراسرار طور پر مدراس سے غائب ہو گئے اور کسی کو معلوم نہیں کہ کہاں تشریف لیگئے - افواہ ہے کہ وہ گائے کے بندر سے انگلستان کو سوار ہو گئے +

تھسلی کی آئی ہوئی خبروں سے معلوم ہوا کہ عثمانیہ گورنمنٹ دولو میں ایک مسجد اور والی شہر کی سکونت کیلئے ایک کوٹھی بنانا چاہتی ہے +

اِس خبر سے یونانی مشوش ہو گئے ہیں اور انکے اخبار غور کرنے لگے ہیں کہ جب ترکی کی طرف سے ہمیشہ تقیم رہنے کے آثار دیکھے جاتے ہیں تو پھر کسطرح سے ترک اپنا قبضہ تھسلی سے اُٹھا لینگے +

سلطان جزائر مالدیو - ملکہ معظمہ کا جہاز "کاسک" نامی حال مین سلطان مالدیو کی عملداری سے واپس آیا ہے - اس جہاز پر لفٹنٹ گورنر سر نوئل واکر انکا سے سلطان کو جوبلی تمغہ پیش کرنے کیواسطے تشریف لیگئے تھے چنانچہ اس سفر کی کیفیت اخبار سیلون ٹائمز مین اسطرح شایع ہوئی ہے کہ سلطان ایک جزیرہ موسوم بہ ہالی مین رہتے ہین کنارہ سے ایک میل پر "کاسک" نے سلامی اتاری جسکا جواب جزیرہ سے دیا گیا ایک دیسی قطع کی کشتی معہ کشتی بانون کے جسپر سلطان کا سرخ جھنڈا لگا ہوا تھا - کاسک کے پاس آئی اور سر نوئل واکر کو اطلاع ملی کہ سلطان محل مین انکے منتظر ہین - چنانچہ سر نوئل واکر معہ کپتان کی ایک کشتی پر سوار ہوکر کنارہ پہونچے اور سلطان کے محل مین تشریف لیگئے - محل مین پہونچکر اونہون نے اپنی ٹوپیان اتارلین اور ایک قطار مین صف بستہ کھڑے ہوکر سلطان کی تشریف آوری کا انتظار کرنے لگے - سلطان اپنے بھائی کے ہمراہ اندر کے کمرہ سے تشریف لائے - سلطان کا بھائی انکا وزیر بھی ہے سلطان کے ساتھ انکے اور مصاحب اور درباری بھی تھے - چنانچہ ترجمان کی معرفت سر نوئل واکر سے ان کی ملاقات ہوئی - سلطان مشرقی لباس زیب بدن کئے تھے جو نہایت شاندار تھا - اعلی درجہ کا طلائی کام اسپر کیا ہوا تھا - ہندوستانی قطع کا نہایت قیمتی جوتا پیر مین تھا - مختلف مراسم کی ادائگی کے بعد سر نوئل نے ترجمان کی معرفت عرض کی کہ علیا حضرت ملکہ معظمہ کی فرمانروائی کو ساٹھ سال گذرنے مین اور اسکی یادگار مین گورنمنٹ سیلون نے ایک سونے کا تمغہ تیار کرایا تھا - اسکی تصویر مین علیا حضرت ملکہ معظمہ اور حضور شہزادہ ویلز کی خدمت مین بھیجی گئین - اور بعد ملاحظہ منظوری صاحب گورنر کو وہ تمغہ سلطان کی خدمت مین پیش کرنے کے واسطے روانہ کیا گیا تھا - سلطان نے فرمایا کہ مین اسکو قبل کرکے بہت خوش ہونگا - چنانچہ سر نوئل نے وہ تمغہ سلطان کے سینہ پر ٹانک دیا - ملاقات کے بعد سر نوئل اور انکے ہمراہیون کو جزیرہ کی سیر کرائی گئی - دوسرے دن سلطان خود کاسک پر تشریف لیگئے - اس موقعہ پر انکے بھائی اور دیگر مصاحبین و درباری انکے ہمرکاب تھے - جہاز کے قریب پہنچنے پر اکیس توپون سے انکی سلامی اتاری گئی - اس موقعہ پر سلطان کا ڈھال تلوار بردار بھی انکے ہمرکاب تھا - مور کے پرون کے دو کلغیان لئے ہوئے بھی ایک شخص ہمراہ تھا - اور اسی قسم کے دیگر نشانات سلطنت موجود تھے - اور سلطان ایک طلائی کام کی سرخ پوشاک پہنے تھے - جہاز پر اونہون نے پانی اڑانیکا عمل دیکھا جس کے ذریعہ کئی ٹن پانی جہاز سے ۴۰ - ۴۰ گز کے فاصلہ پر پھینکا جاتا تھا - اونہون نے بڑی توپون کی گولہ باری بھی ملاحظہ کی - اور تیز عمل توپین بھی چلتی ہوئی دیکھین - ایک تارپیڈو بھی چلایا گیا اور ایک غواص پورے لباس مین بھی انکے سامنے پیش کیا گیا - جسنے اپنا عمل دکھلایا - بحری سپاہیون کے ایک دستہ نے تلوار کی قواعد دکھلائی - مگر سب سے بڑھکر سلطان ایک پانی کے پیالہ مین اپنی انگلیان ڈبوکر خوش معلوم ہوتے تھے جس مین ایک زبردست برقی رو جاری تھی - یہ تمام کام دیکھکر سلطان بہت خوش ہوئے - اور جزیرہ کو تشریف لے گئے واپسی پر پھر جہاز سے انکی سلامی اتاری گئی - اسکے بعد سلطان نے بہت سی سیپیان - پھل - گوشت مچھلی وغیرہ اور دیگر تحائف جہاز پر روانہ کئے - سلطان کی تشریف آوری کی تقریب مین کاسک خوب سجایا گیا تھا - اس جزیرہ مین سفید کلامت ماتم ہے - چنانچہ دو روز بعد سلطان کی ہمشیرہ کی انتقال پر کاسک پر بھی سفید جھنڈی ماتم پر اظہار رنج کے واسطے لگائے گئے +

علی گڈھ مین ٹرسٹیان کالج کے اجلاس مین حال مین پھر اس نقصان کے پورا کئے جانیکا سوال چھیڑا گیا جو پچھلے دنون مین ایک کثیر رقم کے غبن ہونیکے باعث کالج کو برداشت کرنا پڑا - صاحب سکرٹری نے رپورٹ کی کہ علاوہ کالج فنڈ کے نقصان کے جو بنک مین جمع تھا ۲۵۷۷۴ روپیہ بنک کے بھی غبن ہوئے تھے - چنانچہ اسطرح یہ رقم بھی بنک کی کالج کے ذمہ نکلتی ہے - لہذا سب سے مقدم ضروری ہے کہ یہ قرض ادا کیا جائے - کیونکہ جبتک یہ روپیہ کالج کے ذمہ رہیگا ایک کثیر رقم بطور سود کے دینا پڑیگی - کالج کے ذمہ اس قرض پر ۱۱ روپیہ سیکڑہ سالانہ سود بنک کی طرف سے پڑتا ہے - چنانچہ ایک تجویز یہ پیش کی گئی - کہ ۴۴۰۰۰ روپیہ کی گورنمنٹ پرامیسری نوٹ جو کالج کی ملک ہین - جنپر ۳½ فیصدی سود وصول ہوتا ہے - اور چونکہ کالج کے ذمہ جو سود بنک کا پڑتا ہے وہ اس سے بہت ہی زیادہ ہے - لہذا پرامیسری نوٹ فروخت کردئے جائین - اور بنک کا قرض ادا کردیا جائے - اس تجویز کی نسبت یہ اعتراض تھا - کہ اسقدر محنت اور عرقریزی سے ایک رقم جمع کی گئی - اور اب اسکو اسطرح دیدیا جائے - نیز کہ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم موجودہ قواعد کے زیر عمل نوٹوں کو منتقل ہی نہین کرسکتے ہین - لہذا یہ تجویز بھی نامنظور ہوئی - ایک اور تدبیر یہ بتلائی گئی کہ ہمدردان کالج سے درخواست کی جائے - کہ وہ بنک کے قرض کے برابر ایک رقم کالج کو بلا سود قرض دین - اور اسطرح اس سود کے بوجھ سے اسکو سبکدوش کرین - جو اس کے ذمہ بنک کا پڑتا ہے - اور اس قرض کی میعاد ادائگی کالج کی طرف سے کم از کم پانچ سال ہوگی - جو اصحاب اسطرح کالج کی مدد کرین گے - اون کو بنک کیطرف سے یقین دلا دیا جائیگا - کہ انکا روپیہ تاریخ مقررہ پر ادا کردیا جائیگا - اور اس اثنا مین نہایت کوشش کیجائیگی - کہ روپیہ جمع کیا جائے اور اسطرح جو کچھ قرض کالج کے ذمہ ہو وہ ادا کردیا جائے - اور جن ذرایعہ سے یہ روپیہ جمع کیا جائیگا - وہ حسب ذیل ہین :-

(۱) پرامیسری نوٹون کا سود ۵ سال کے واسطے ۱۲۲۴۶ روپیہ وصول ہوگا -

(۲) صاحبزادہ آفتاب احمد خان نے اپنی ہمدردی قوم سے اپنی تنخواہ کالج سے ۱۵۰ روپیہ "چندہ نقصان کالج" مین ماہوار دینا منظور کیا ہے - اسکی میزان پانچ سال تک ۹۰۰۰ روپیہ ہوتی ہے +

(۳) معمولی چندے جو "چندہ نقصان کالج" مین ۵ سال تک وصول ہون +

(۴) صاحب سکرٹری فراہمی چندہ کیواسطے ایک اور دورہ کرین گے +

اس اجلاس مین یہ بھی بیان کیا گیا کہ سردار محمد حیات خان صاحب سی - ایس آئی نے صاحب سکرٹری کو لکھا ہے - کہ اکثر سربرآوردہ مسلمان پنجاب مین بغیر سود کے کالج کو روپیہ قرض دینے کو تیار ہین - بشرطیکہ سردار صاحب اسکی بازدہی کیواسطے ضامن ہون - اور سردار صاحب کالج کو اس بوجھ سے سبکدوش کرنیکو تیار ہین - لہذا موجودہ حالات کے لحاظ سے اس نقصان کو پورا کرنیکی یہی تدبیر سب سے موثر قرار دی گئی +

اخبار صباح نے کریٹ کے بارہ مین ایک آرٹیکل لکھا ہے جسمین اسنے یورپین اخبارون کی جو ہمیشہ ترکی گورنمنٹ کے نسبت جھوٹی اور بے سروپا خبرین شایع کرتے ہین - خوب خبر لی ہے اور اخیر مین وہ لکھتا ہے "کہ کریٹ مین امن قایم کرنے کے لئے سب سے پہلے جو باغیون کو جرأت دلائی جارہی ہے اسکے لئے ایک حد مقرر کرنا چاہئے اور ہم دیکھتے ہین کہ دول یورپ کے کونسل چھ مہینے سے جزیرہ مین پڑے ہوئے ہین اور اس عرصہ مین اونہون نے سوائے اسکے کہ باغیون سے نام و پیام جاری کرین اور انہین وہ باتین پہونچائین جس کو وہ پسند کرتے ہین اور کچھ بھی نہین کیا - انکی اس فعل سے جو کچھ نتیجہ نکلا وہ ظاہر ہے - کیا ان کونسلون کو یہ بات معلوم نہین ہے کہ جزیرہ کے باشندون کی ایک بڑی تعداد امن کو پسند کرتی ہے اور کیا انکو اس امر کا علم نہین ہے کہ باغیون کے سرغنہ سوائے اپنے ذاتی منافعہ کے اور کوئی غرض نہین رکھتے - غرضکہ باغیون کو اور جرأت دلانا ایک ایسا کام ہے جو اپنا آپ نظیر ہے اور ضرور ہے کہ اسکے لئے کوئی حد ہو"

عبدالعزیز آفندی نے جو مصر کے ایک مشہور خاندان سے ہین اور آجکل پیرس کے اعلی طالبعلمون مین داخل ہین - فیلاریہ نامی ہوٹل مین ۳۱ - اگست کو ڈنر دیا - ڈنر مین وہ تمام مصری جو بالفعل پیرس مین ہین شریک تھے ڈنر کے بعد عبدالعزیز آفندی نے ایک مختصر سی اسپیچ دی جسمین ان فواید کو جو دارالخلافہ اور مصر مین ارتباط باہمی سے حاصل ہونگی بیان کیا اور اسپیچ کے بعد سب نے ملکر سلطان المعظم کے لئے دعا مانگی اور پھر اسکے بعد ضیاء المعظم کے لئے ان تمام کامونسے فارغ ہونے کے بعد دو تار دئے گئے ایک تو مینیجر بے سفیر دولت ٹرکی مقیم پیرس کو اور دوسرا تار خود اعلیحضرت کے مابین ہمایون کے افسر کی خدمت مین +

تار کی خبریں

لندن ۱۷- اکتوبر- ہم لاگوس- رٹیر کا نامہ نگار لاگوس سے تار دیتا ہے کہ کئی ہزار بریا قوم کے لوگوں نے انگریزی فوج پر جس میں ۸۰ سپاہی تھے اور کپتان ہمفری کے ماتحت تھی- فرانسیسی فوج سمجھ کر مقام اچا پر حملہ کیا- انگریزی فوج نے نہائت مردانگی سے مقابلہ کیا اور رات آنے پر پیچھے ہٹی- بریا قوم کے ۳۰۰ مرے اور زخمی ہوئے- حالانکہ انگریزی فوج میں صرف ۶ سپاہی زخمی ہوئے +

لندن ۱۷- اکتوبر- ساحل کیوبا پر جہاز کا غرق ہونا- ۲۳۰ جانوں کے ضائع ہونے کا گمان غالب ہسپین کے ساحل بحر کا جہاز ژٹین- ساحل کیوبا پر غرق ہوگیا- اندیشہ ہے ۲۰۰ مسافر ڈوب گئے جن میں سپاہی بھی شامل ہیں اور جہاز کے ملازم انکے علاوہ ہیں جنکی تعداد ۳۰ ہے +

لندن- ۱۶- اکتوبر- شاہ سیام- شاہ سیام میڈرڈ پہنچ گئے ہیں جہاں نائب السلطنت نے ان کا استقبال کیا-

لندن- ۱۸- اکتوبر- لارڈ سالسبری کا استعفیٰ- اخبار ڈیلی کرانیکل لکھتا ہے کہ عنقریب اغلباً نئی وزارت قائم ہوگی کیونکہ لارڈ سالسبری باخرابی صحت کے کثرت کاروبار کے باعث مستعفی ہونا چاہتے ہیں +

لندن- ۱۸- اکتوبر- افواہ کی تردید- رٹیر کو اسکے شائع کرنے کا اختیار دیا گیا ہے کہ اخبار ڈیلی کرانیکل کی خبر صحیح نہیں ہے کہ لارڈ سالسبری مستعفی ہونا چاہتے ہیں +

لندن- ۱۸- اکتوبر- کریٹ کا سوال- سلطان المعظم اور دول یورپ- کریٹ کا سوال اب پھر تازہ ہوتا جاتا ہے سلطان المعظم جزیرہ سے ترکی فوجیں واپس نہیں بلانا چاہتے اور اس پر زور دیتے ہیں کہ گورنر عثمانی رعایا ہو یقین کیا جاتا ہے کہ طاقتیں نہائت استحاد سے جزیرہ مذکور کی اسی سابقہ تجویز آزادی پر قائم رہینگی اس اثنا میں کریٹ کے مسلمانوں میں دن بدن سخت سورش پھیلتی جاتی ہے +

لندن- ۱۸- اکتوبر- انگریزی جنگی جہاز پانچ انگریزی جنگی جہاز سکندریہ پہنچ گئے ہیں- خدیو نے امیر البحر سے ملاقات بازدید کی +

لندن- ۱۸- اکتوبر- ساحل کیوبا پر جہاز کا ڈوبنا- سپین کے جہاز پر جس قدر آدمی سوار تھے ان میں سے ۱۵۰ ڈوب گئے +

لندن- ۱۸- اکتوبر- سر اڈون ارنلڈ- سر اڈون ارنلڈ کی کل ایک جاپانی لیڈی کل سے شادی ہوگئی جس نے انگلستان میں تعلیم پائی ہے +

لندن- ۱۹- اکتوبر- چترال کا قبضہ- مسٹر جان مارلے کا خط- مسٹر جان مارلے نے لارڈ نارتھ بروک کے جواب میں اخبار ٹائمز کو ایک خط لکھا ہے جس میں چترال کے بارے میں انہوں نے گورنمنٹ آف انڈیا پر بددیانتی کا الزام قائم رکھا ہے- اور لکھا ہے کہ اقوام جو کچھ کر رہی ہے بیجا و حق بجانب ہیں- بعد میں جو کچھ ان اقوام کی طرف سے حرکات سرزد ہوئیں ان سے الزام مذکور پر کچھ اثر نہیں ہوتا- اور کہ وائسرائے ہندوستان نے جو کچھ اعلان کیا تھا وہ صرف ۱۸۹۵ء کے اعلان کا شرارت آمیز عکس ہے +

لندن- ۱۹- اکتوبر- درویشوں کی یورش- کامیاب تعاقب- بربر کے شمال میں ایک موضع پر درویش آئے ہیں- ۱۱- دیہاتیوں کو مار ڈالا- اور کچھ عورتیں اور مویشی پکڑ لئے- مصری رسالہ کے سواروں نے انکا تعاقب کیا- اور درویشوں کو جا پکڑا جہاں پر یہ لوگ سب مال غنیمت چھوڑ چھاڑ کر بھاگ گئے +

لندن- ۲۰- اکتوبر- سوڈان پر چڑھائی- متمہ پر جنگی آگبوٹ- خبر آئی ہے کہ جنگی آگبوٹوں نے متمہ پر گولہ باری کی اور درویشوں کے مقام اقامت دیکھکر واپس آگئے +

لندن- ۲۰- اکتوبر- شنگہائی کے انگریزی باشندے- اخبار ٹائمز اپنے شنگہائی کے نامہ نگار سے موصول شدہ خط پر بحث کرتے ہوئے اس امر پر زور دیتا ہے کہ وہاں لگان ٹیکس میں اصلاح ہونی چاہیے- یا کم از کم یہ ضروری ہے کہ چینیوں کو یہ یقین دلایا جائے کہ ان کو اپنے موجودہ وعدے پورے کرنے چاہیے- اگر گورنمنٹ یہاں کے مقامی حکام کو دیانت داری کیواسطے مجبور نہیں کر سکتی تو گورنمنٹ برطانیہ کو چاہیے کہ خود انکو مجبور کرنے کیواسطے اختیار کو ہاتھ میں لے +

لندن- ۲۰- اکتوبر- کریٹ میں مسلمانوں کی شورش- کریٹ میں مسلمانوں کی شورش رفع کرنے کیواسطے طاقتوں کے امیر البحر باہم بحث کر رہے ہیں +

لندن- ۲۰- اکتوبر- مغربی افریقہ کیواسطے والنٹر صیغہ جنگ نے انگریزی فوج کے نن کمیشن افسروں میں سے جنوبی افریقہ میں خدمات سرانجام دینے کیواسطے والنٹر طلب کئے ہیں +

لندن- ۲۰- اکتوبر- مڈغاسکر میں یورش- ساکالاوا قوم کی ایک زبردست جماعت نے مغربی مڈغاسکر میں فرانسیسی چوکی پر حملہ کیا اور تین افسر اور بہت سے سپاہی مار ڈالے +

لندن- ۲۰- اکتوبر- جرمنی سفیر قسطنطنیہ میں- بیرن مارسکل وزیر صیغہ خارجیہ جرمنی قسطنطنیہ میں سفیر مقرر ہوئے ہیں +

لندن- ۲۰- اکتوبر- زار اور شہنشاہ جرمن- زار روس نے ویسبیڈن میں شہنشاہ ولیم سے ملاقات کی شہنشاہ ولیم کل ڈرہمٹن میں زار سے ملاقات بازدید کرینگے +

لندن- ۲۱- اکتوبر- چترال کا قبضہ- ایک تردید- لارڈ جارج ہملٹن نے اخبار ٹائمز کو ایک خط لکھا ہے جس میں انہوں نے مسٹر مارلے کے اس بیان کی تردید کی ہے کہ لبرل گورنمنٹ نے وائسرائے ہندوستان کو اطلاع دی تھی کہ گورنمنٹ مذکور کو چترال کی سڑک کی تعمیر پر اعتراض ہے کہ اس عمل سے اقوام کے ساتھ بددیانتی ہوگی +

لندن- ۲۱- اکتوبر- کسالا کا عطیہ- فوج قلعہ نشین کا سوال- روم میں اعلان کیا گیا ہے کہ اٹالین اور مصری گورنمنٹوں نے کسالا کے دئے جانیکے متعلق کل امور طے کر لئے ہیں اور نیز یہ کہ کرنل پارسن جو نومبر کے آغاز میں مسوا کو واپس آئینگے جس وقت اپنی رپورٹ پیش کر دینگے- اس وقت سے اس پر عملدرآمد شروع ہو جائیگا- مگر ابتک یہ فیصلہ نہیں ہوا ہے کہ آیا کسالہ میں ہندوستانی فوج رہیگی یا مصری +

لندن- ۲۱- اکتوبر- مڈغاسکر میں فرانسیسی- ہندوستانی سوداگروں پر الزام- ایک فرانسیسی تار ہندوستانی سوداگروں پر الزام لگاتا ہے کہ انہوں نے مغربی مڈغاسکر میں ایک فرانسیسی چوکی پر حملہ کئے جانیکے واسطے اشتعال دلایا اور باعث تحریک ہے +

لندن- ۲۱- اکتوبر- بلواو کو ریلوی- بلواو کو ریلوی تیار ہوگئی- اور پہلی ٹرین کل بلواو پہنچی ہے +

لندن- ۲۱- اکتوبر- روسی مشن ابی سینیا میں- موسیو وساف کے ماتحت ایک روسی مشن ابی سینیا کیواسطے روانہ ہوا ہے جو زار کی طرف سے شاہ ابی سینیا کیواسطے تحائف بھی لیچلا ہے +

لندن- ۲۱- اکتوبر- شاہ سیام لسبن پہنچ گئے جہاں شاہی اعزاز سے ان کا خیر مقدم کیا گیا +

لندن- ۲۲- اکتوبر- لاگوس کیواسطے نئی رجمنٹیں- صیغہ جنگ خاص تعلیم یافتہ ۳۵ نن کمیشن افسران نئی رجمنٹوں کی تربیت کیواسطے روانہ کریگا جن میں ایک ہزار سپاہی شامل ہے- اور جو ساحل طلائی اور لاگوس میں بھرتی ہو رہی ہے +

ہندوستان کی خبرین

پچھلے سال آگرہ میڈیکل کالج مین طلباء کی تعداد ۲۵۲ تھی جنمین ۵۴ زنانہ طلباء تہے +

یہ فیصلہ ہوگیا ہے کہ سر جارج وہائٹ فروری سال آئندہ تک عہدہ کمانڈر انچیف افواج ہندوستان پر رہینگے - اور اسطرح سر ولیم لاکھارٹ تراہ مہم کے سرانجام ہونے پر رعایتی رخصت لیکر ولائت بہی ہو آئینگے +

اندازہ کیا گیا ہے کہ کم از کم ۵ کروڑ ماہوار سے زاید مہم تراہ پر صرف ہوگا +

پنجاب چیفکورٹ مین چھٹے جج کا تقرر صرف ایک سال کیواسطے ہوگا +

اجلاس انڈین نیشنل کانگرس اس سال امراوتی مین ہوگا -

سہارنپور مین بہی ایک واردات طاعون کی ہوئی ہے - ہردوار مین پچھلے ہفتہ تک ۱۵ آدمی طاعون سے بیمار ہوئے تہے جنمین سے آٹھ مر گئے +

بارہ بنکی مین راجہ وارشا کے بیٹے کے پاس خلاف قانون اسلحہ برآمد ہونے کے متعلق مسٹر ای کرشنز ایجنٹ مسرز ٹامسن و کمپنی گرفتار ہے +

نواب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و اودہ معہ پرائیویٹ و جوڈیشل سکرٹریون - اور سر جن جنرل وار برٹن انسپکٹر جنرل سول ہسپتال کے ۲۶ - اکتوبر کو ہردوار تشریف لائے - کمشنر صاحب میرٹھ صاحب کلکٹر سہارنپور - صاحب کمشنر حفظان صحت - آپکے استقبال کو سٹیشن پر موجود تھے - صاحب لفٹنٹ گورنر نے کمپو صفائی اور طاعون زدہ علاقہ کو ملاحظہ فرمایا - اسکے بعد افسران متعینہ انسداد طاعون سے گفتگو کی اور پہر سربرآوردہ دیسی اصحاب نے آپسے ملاقات کی +

گورنمنٹ ہندوستان کو ایک مشورہ دیا گیا ہے کہ ٹریموے کا کل سامان محصول درآمد سے بری کر دیا جائے -

منڈالے مین جس گورہ سپاہی کو برمیون نے زخمی کیا تہا فوت ہوگیا +

بمبئی مین ایک نیا معبد آتش پرستی کہولا گیا ہے جو کئی لاکھ کے خرچ سے تعمیر ہوا ہے +

اٹلی فوج کا ایک افسر روم (پایہ تخت اٹلی) کے اخبار "روما" کا نامہ نگار ہوکر سرحد پر آیا ہے +

بمبئی کی از سر نو توضیع کی تجویز تیار ہوگئی ہے - اور تخمینہ کیا گیا ہے کہ کل کام ۱۷ سال مین سرانجام پائے گا +

کلکتہ کی کارپوریشن ۴ فیصدی سود پر بیس لاکھ روپیہ ۲۱ سال کے لئے قرض لینے والی ہے - گورنمنٹ کی منظوری کا انتظار ہے +

حال مین آسٹریلیا سے ۲۸ مشنری پادری ہندوستان مین آئے ہین - انکو کوئی تنخواہ مقررہ کسی سے نہ ملیگی - انکا گذارہ صرف اس روپیہ سے ہوگا جو انکے دوست انکے مشن کی امداد مین بہیجینگے +

میسور ریلوے لائن پر ایک اور حادثہ پیش آیا - مدورا اور مدی جیر کے درمیان ایک سپیشل مال کی ٹرین کی ۷ گاڑیان اور انجن لین سے باہر جا پڑے - ملور کے پل پر جہان پہلا حادثہ پیش آیا تہا پہر سیلاب آگیا ہے

جاپان مین برقی تار کی مکڑیون کے ہاتھون وہی گت بنا کرتی ہے جو سرکاری عملداری مین تار برقی کی کلکتہ کے مفسدون یا سرحد کے شورش انگیز مفسد پٹھانون کے ہاتھون جاپانی مکڑیون کو برقی تار پر جالے بنانے کا خاص چسکہ پڑ گیا ہے - اور اس سے خبرون کی ترسیل مین بہت دقت اور ہرج لاحق ہوتا ہے - چنانچہ ہمیشہ محکمہ ڈاک و تار کو یہ تار صاف کرنے پڑتے ہین - اور باوجود اسکے مکڑیون کے حوصلے مطلق پست نہین ہوتے - خود جاپانیون کی زبانی ہے کہ چینی فوج سے بڑہکر مکڑیان انکو دق کرتی ہین +

طاعون پہوٹنے سے متعلق صاحب لفٹنٹ گورنر شولاپور تشریف لے گئے ہین +

گورنمنٹ ہندوستان جنوری سال آئندہ مین کامل سورج گرہن کے دیکہے جانے کے متعلق ضروری انتظام کر رہی ہے - کئی جماعتین اس نظارہ کیواسطے مرتب ہونگی +

برما کی فوجی پولس مین ایکسو کا چین بہرتی کئے گئے ہین - اور بہامو مین انکو قواعد سکہلائی جا رہی ہے یہ تحریر نہایت دلچسپ ہے - ابتک برما کی اقوام مین سے سوائے کرنیون کے جنکی فوجی پولس مین ایک پوری بٹالین ہے - کوئی قوم کامیابی سے بہرتی نہین کی گئی +

گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ نوشہرہ سے درگائی تک ہلکی ریلوے کی تعمیر کیلئے بہت جلد پیمائش کیجائے -

ستارہ پولس کے چیف کانسٹبل ہیڈ کانسٹبل اور دو سپاہیونکو ایک "مہر" کو مار ڈالنے کے جرم مین سخت سزا ملی ہے - پولس والون نے ایک چوری کا اقرار کرانے کے لئے اسکو اسقدر مارا کہ وہ اسکے صدمہ سے مر گیا - مجرمون نے اسکی لاش کنوئے مین پہینکدی - چنانچہ دونون چیف اور ہیڈ کانسٹبلون کو عدالت سے سزائے موت ملی ہے - اور دونون سپاہیون کو علیحدہ علیحدہ سات اور دس سال قید سخت کی سزا ہوئی +

افسوس ہے کہ ڈاکٹر لچھمن داس پروپرائیٹر مالوہ ٹائمز جو مقدمہ لائیبل مین اجمیر جیل مین قید ہین - انکے جرمانہ کے لئے انکا پریس اور ٹائپ قرق ہوگئے +

دمودر چاپے کار نے اپنے اقبال مین بیان کیا ہے کہ مین صرف ایک مرتبہ ناٹو بہائیون کے مکان پر گیا تہا - اور وہ بہی صرف کیرتن گانے کے واسطے +

مسٹر تلک کی سزایابی پر اظہار رنج مین مرہٹی اخبار گورکہی کا ایک پرچہ ایسا شایع ہوا تہا - جس کے پہلے صفحہ پر مسٹر تلک کی تصویر تہی باقی تمام صفحے سادے تہے - اخبار پاؤنیر کو بہی یہ نمبر دفتر اخبار ہذا سے بہیجا گیا تہا جسپر اخبار مذکور نے لکہا تہا کہ "عوام الناس کو سادے صفحے اخبار کے بہیجنا ایک ایسا عمدہ خیال ہے کہ ہمکو امید ہے کہ گورکہی اخبار اسکی اکثر تکرار کریگا - اور اسکے مرہٹی اور بنگالی ہمعصر نہایت شوق سے اسکی تقلید کرینگے - اسمین کچہہ شک نہین کہ اس سے قبل اسقدر کم خرچ پر کوئی پرچہ اخبار گورکہی کا نہ شایع ہوسکا ہوگا - اور ہمکو کامل یقین ہے - کہ اس سے قبل کوئی پرچہ اس اخبار گورکہی کا ہماری اسقدر عمدہ راے کا مستحق نہین ثابت ہوا" - اسپر اخبار امرت بازار پتر کا لکہتا ہے کہ "پاؤنیر اخبار گورکہی پر ہنسی کرتا ہے - مگر نیرو بہی اسوقت سارنگی بجا رہا تہا - جب شہر روما جل رہا تہا (یہ اشارہ ہے ایک تاریخی واقع کی طرف جسکی حقیقت یہ ہے کہ روما سلطنت کا بادشاہ نیرو نہایت ظالم اور جابر تہا - بلکہ اسکا ظلم بمنزلہ دیوانگی پہنچا ہوا تہا - اسکا ظلم اسدرجہ کا تہا کہ اسنے اپنی ماں کو بہی قتل کروا دیا چنانچہ اس ضمن مین یہ حکایت بہی ہے کہ اسنے پایہ تخت سلطنت روم (رومتہ الکبریٰ) کے شہر کو جلوا دیا - اور جسوقت یہ شہر جل رہا تہا - بادشاہ سلامت ایک پہاڑی پر بیٹھے سارنگی بجا رہے تہے اور خوش ہو رہے تہے - وکیل) اور تمام ظالمون اور انکے معاونون کا بہی یہی طریق ہے - اسمین کوئی ہنسی کی بات نہیں - کیونکہ ان سادے صفحون مین سلطنت انگریزی کیواسطے سخت خطرہ ہے - اور کیا اسکو یہ صفحے سادے معلوم ہوئے؟ کیا پاؤنیر اسقدر کند ذہن ہے؟ کیا اسکو یہ نہین کہٹکا کہ سادے صفحون کو شایع کرنا بالکل فضول کام ہوگا؟ یہ سب روشنائی سے لکہے ہوئے ہین - کیمیائی روشنائی سے جو نظر نہین آسکتی - اور جس شخص کو اسکا گر معلوم ہے اسی کو معلوم ہوگا کہ انمین جیتی جاگتی اور خالص بغاوت بہری ہوئی ہے - ایسی بغاوت جو چارون ٹانگون سے چلتی ہے اور کاٹتی ہے - مگر جہانتک ہوسکے اسکو گورکہی سے بچا ہی رہنا چاہئے خدا معلوم ان صفحون مین کیا کیا بہر ہوا ہو؟ ہمکو یقینی طور پر تو معلوم نہین ہے - مگر البتہ یہ ممکن ضرور ہے کہ پونا کے برہمنون نے جو ایک امر کے ارتکاب کے قابل ہین ہمارے ہمعصر کو دق کرنے اور ستانے کیواسطے کچہہ اجرام طاعون کے ان بظاہر سادے صفحون مین بہر کر بہیجدئے ہون" +

دہلی مین گو فصلین اچہی ہین مگر ٹڈی دل اسقدر بری طرح آکر جما ہے کہ سخت نقصان کا اندیشہ ہے +

اسلامی خبرین

یورپین اخبارات مین افواہ ہے کہ شاہ یونان اُن تین طاقتون کو جو انکی سلطنت کی آزادی کی ضامن ہین - ایک سخت تردیدی نوٹ بھیجنے والے ہین - جو معاہدہ مصالحت کی اس دفعہ کے خلاف ہے - جسکی رو سے یونان کے مالیہ پر انتظام دول یوروپ کی نگرانی قرار پائی ہے - اس بنا پر کہ دفعہ مذکور کی شرائط - آزادی یونان کے اصول اعلیٰ کے بالکل خلاف ہین +

نواب حمید الظفر خان وزیر اعظم ریاست بیکانیر مقرر ہوئے +

اخبار اقدام لکھتا ہے کہ گورنمنٹ یونان کا ارادہ ہے کہ عنقریب مصری آگبوٹ "جبار جیا" مملوکہ جامی داؤد فرخ کمپنی گورنمنٹ مصر کو واپس دیدیا جائیگا - جو دوران جنگ مین یونانیون نے گرفتار کیا تھا - گورنمنٹ مصر پر کمپنی مذکور نے اس جہاز کے معاوضہ کا دعوی کیا تھا جو دایر عدالت تھا مگر اب یہ دعوے واپس لے لیا جائیگا - کیونکہ جسوقت جہاز واپس ہوا گورنمنٹ مصر اسکو کمپنی کے حوالہ کردیگی +

اخبار صباح لکھتا ہے کہ سناسطر اور سالونیکا کے اکثر باشندون نے باوجود اسکے کہ وہ عثمانیہ رعایا ہین - افواج قاہرہ کے خلاف دوران جنگ مین کچھ کارروائیان کی تھین - لہذا انکو عدالتہای عثمانی سے سزائین دیجائین گی - چنانچہ اس کے متعلق گورنمنٹ صوبہ مذکور کو ہدایات ارسال کردی گئی ہین +

پیرس کے ایک اخبار نے خبر لکھی ہے کہ دول یوروپ کا ارادہ ہے کہ تاوقتیکہ مجوزہ ازادی جزیرہ کریٹ مین قایم نہ ہوجائے - جزیرہ مذکور کا محاصرہ بدستور برقرار رہے +

جواد پاشا گورنر کریٹ نے ایران بجز دول یوروپ سے چند اہم اور ضروری معاملات پر گفتگو کی متحدہ کمیشن کا بھی کام عنقریب ختم ہونیوالا ہے جو اس نقصان کا اندازہ کرنے کیواسطے بیٹھا تھا - جو جزیرہ کے فسادون اور کشت وخون مین مسلمان رعایا کو برداشت کرنا پڑا ہے +

بروسا کے باشندے نہایت مستعدی سے یلدیز بازار کیواسطے چندہ جمع کر رہے ہین اور علاوہ ۳۹۸۶۸ پیاستر کے جو انہون نے نقد روانہ کئے ہین - انہون نے ایک سلسلہ مجالس تماشہ وتفریح کا قایم کیا ہے - جسکا منافع کل یلدیز بازار کو دیا جائیگا - ان تماشون کے ٹکٹ اب تک ۱۳۰۰۰ - پیاستر کے فروخت بھی ہوچکے ہین +

طرابزون مین یلدیز بازار کے واسطے جو کچھ چندہ جمع ہوا ہے اسکی میزان ۴۰۰۰۰ پیاستر تک پہنچگئی ہے

اوڈریانوپل مین حال مین تین روز تک مختلف جلسے اور تماشے ہوتے رہے اور ان کا منافع قریبًا ۷۰۰ پونڈ یلدیز بازار کو بھیجا گیا - اس قسم کی کوششین چندہ جمع کرنے کیواسطے اس ولایت مین اور بھی جاری ہین +

وزارت بحری مین ایک خاص کمیشن قایم ہوا ہے - جو باقی ماندہ جنگی جہازون کی مرمت بسرعت تمام انجام دے گا +

اعلیحضرت سلطان المعظم کے حکم سے مختلف اشیاء کے اخراجات ادا کرنے کیواسطے جو فوجی کمیشن نے خریدی تھین - ۱۴۶۸۸ پونڈ کی مزید رقم چندہ امداد فوجی سے برآمد کی گئی ہے - جو عثمانیہ بنک مین جمع تھا - اس بنک مین ابتک کل رقم اس چندہ کی ۶۴۰۰۰۰ پونڈ جمع ہوئی تھی جس مین سے ۴۱۲۹۳ پونڈ برآمد ہوئے ہین +

آخر کار بعد انتظار بسیار طے پاگیا اور ۱۹ تاریخ ماہ حال کو بذریعہ تار لاہور اطلاع بھیجی گئی کہ بدین غرض کہ ممبران کنفرنس کا علیگڈھ مین جمع ہونا - کالج کو دیکھنا - طلباء کا ملاحظہ کرنا - اور انکی تعلیم اور دینی حالت کا معائنہ کرنا ایسے امر ہین جو کنفرنس کے لکچرون سے زیادہ مفید اور موثر ہین جو کسی اور جگہ منعقد ہو - نواب محسن الملک نے آخر کار فیصلہ کرلیا ہے کہ اس سال بھی کنفرنس علیگڈھ مین ہی منعقد ہو - اور انکی رائے فایق سمجھی گئی ہے" +

پھر پھر کے دایرے ہی مین رکھتا ہون مین قدم + آئی کہان سے گردش پرکار پاؤن مین !

۱۸۹۳ء کے کولمبین نمائشگاہ عالم نے حضور نظام کو ایک دہاتی تمغہ حیدرآبادی ساخت کے قالینون کیواسطے پیش کیا ہے - ان قالینون کو نفاست و عمدگی - انکی طرز و وضع - اور رنگ آمیزی کیواسطے بہت پسند کیا گیا +

پنجاب گورنمنٹ نے نواب بہاولپور کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا ہے - کہ انکے اہلکارون نے خان پور سٹیشن پر طاعون کی احتیاطی تدابیر کے عملدرآمد مین نہایت محنت و کوشش سے مدد کی +

مسٹر تلک کی جگہ مسٹر فضل بھائی وزارم ممبر کونسل واضعان آئین مقرر ہوئے +

منصفون اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنرون کے امتحان مین ..... اول الذکر کیواسطے ۱۵ امیدوار تھے جنمین سے ۷ ہندو ۷ مسلمان تھے اور ایک عیسائی - آخر الذکر کیواسطے ۴ مسلمان اور باقی ہندو +

فہرست چندہ برای مجروحین و یتامی مسلمانان کریٹ مقام علیگڈھ :-

مولوی حکیم سراج الحق صاحب — حاجی ریاض الدین احمد صاحب سکریٹری انجمن چندہ - حافظ عبد الرحیم صاحب وکیل حجی علیگڈھ ورکن انجمن — مولوی سعید احمد صاحب مالک محمدن پریس علیگڈھ — سکریٹری انجمن — مولوی محمد خالق صاحب — خواجہ عبد الرحمن صاحب ایف اے کلاس محمدن کالج علیگڈھ — حکیم رشید احمد صاحب — منشی ظفر یاب علیخان صاحب جلال آبادی حافظ بدیع الحسن صاحب سوداگر — ایک مسلمان معرفت مولوی حکیم سراج الحکم صاحب چپراسیان عدالت حجی — مختار احمد ملازم حافظ عزیز الحسن صاحب — منور خان صاحب شیخ اصغر علی صاحب — ملازمان حافظ عبد الرحیم صاحب وکیل — ایک مسلمان معرفت حافظ عبد الرحیم صاحب — مولوی نیاز محمد صاحب طالب علم — مولوی عبد الرحمن صاحب باربردی مولوی حکیم رفیع الدین صاحب — ملا مسیح اللہ خان صاحب — والدہ محمد یحیی خان مرحوم محمد مستجاب اللہ خانصاحب زمیندار — محمد مقتدی خان صاحب طالب علم مدرسۃ العلوم مسلمانان - سید محمد حسن عرب — حافظ عبد المجید — محمد عبد الحلیم خان صاحب محمد عمر خان صاحب — محمد عابد خان صاحب — محمد عبد الحمید — منشی حفیظ اللہ خانصاحب منشی نور خان صاحب تحویلدار — یعقوب علی صاحب — محمد عبد الغنی — محمد عنایت عبد العزیز خان صاحب — ابراہیم علی صاحب — ملا عبد الغفور صاحب — عبد الرشید صاحب

اعلیحضرت سلطان المعظم کے انسانی ہمدردی اور شفقت اور مہربانی کی ایک تازہ نظیر ایک اخبار نے چھاپی ہے وہ یہ کہ ایک ارمنی ایک گھڑی کو فروخت کرتے ہوئے پایا گیا جسپر سلطان عبد المجید مرحوم کی تصویر بنی ہوئی تھی پولیس نے اوسکو گرفتار کیا اور وہ انور بے کمشنر پولیس کے پاس لایا گیا - ابھی اسکی تحقیقات جاری تھی کہ اعلی حضرت کو اسکی خبر ملی - اعلی حضرت نے اس ارمنی کو خود اپنے پاس بلوایا اور پوچھا کہ کس وجہ سے وہ اس گھڑی کو جو ایک یادگار کے طور پر بیچنا چاہتا ہے - ارمنی نے جواب دیا کہ محتاجی و فاقہ کشی کیوجہ سے اعلی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ "اپنے باپ کے یادگار کو اپنے ہی پاس رکھ اور اوسکی حفاظت کر جسطور سے کہ خود اسنے اسکی حفاظت کی تھی" - اور حکم دیا کہ ۲۵ پونڈ خود جیب خاص سے اسکو دئے جائین +

بالعالی نے اس خبر کی جسکو انگریزی اخبارون نے شایع کیا تھا کہ اعلی حضرت نے ایک یادداشت سخت الفاظ مین ارمنیون کی فارس کی سرحد سے آکر لوٹ مچانے کے بارہ مین سفیر عجم کے پاس بھیجی ہے تکذیب کی ہے - چنانچہ خود سفیر ایران کی باریابی ہوئی اور اسنے اس سرحدی واقعہ کی معافی مانگی +

دیدی غاج کے باشندون نے ایک کثیر رقم جمع کرکے ایک ہسپتال فوج کے ان بیمار سپاہیون کی آرام و آسائش کے واسطے کہولا ہے - جو اس راستہ سے گذرینگے - فی الحال اسمین ۵۰ مریضونکے بستر ہین - مگر بروقت ضرورت اس سے دگنے سپاہیون کی بہی گنجائش نکل سکتی ہے - ملازمان محکمہ سول کیواسطے اس ہسپتال کا بہی ایک علیحدہ حصہ مخصوص کیا گیا ہے - نیز امراض متعدی کی علاج کیواسطے بہی ایک حصہ مخصوص ہے -

خلیفہ سید محمد حسین مشیر خارجیہ پٹیالہ اور سردار فتح علیخان قزلباش پراونشل کونسل پنجاب کے مسلمان ممبر مقرر ہوئے +

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس یکم اکتوبر کو مولوی بشیر الدین صاحب یہ امر طے کرنے تشریف لائے تھے کہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس جو امسال اٹاوہ مین قرار پائی ہے اسکا انتظام یا تو مولوی مہدی علیخانصاحب کے سپرد کردیا جاوے یا اگر صاحب موصوف پسند کرین تو صرف میرے ہی سپرد ہو جاوے - بالآخر اسی روز نواب مہدی علیخانصاحب کے پاس سے سیدہا سید صاحب کے پاس یہ تار آگیا کہ کانفرنس کا انتظام مولوی بشیر الدینصاحب (سابق ایڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ) کے سپرد کردیا جاوے اسکو سید صاحب نے منظور فرمالیا - اور اسی روز مولوی صاحب اٹاوہ تشریف لیگئے +

سواکم سے جو خبرین موصول ہوئی ہین انسے معلوم ہوتا ہے کہ امیر محمود ابتک متمہ مین ہے جہان وہ حفاظتی سامان مضبوط کر رہا ہے اور کہ اسکو امدرمان سے کمک پہنچگئی ہے +

اخبار لیوانٹ ہیرلڈ مصالحت روم و یونان کے بارہ مین لکہتا ہے کہ ابتدائی شرائط مصالحت مابین ٹرکی و یونان پر دستخط ہوجانیسے جو عام طمانیت اور تسلی کا خیال پیدا ہوگیا ہے اسکی نسبت مبالغہ کرنا بہت مشکل ہے - اس معاہدہ کی تکمیل اسقدر مشکل تہین کہ اسکا خیال بہی اس سے پہلے کبہی نہ آیا تہا اور اسی لئے جن لوگون کا اس سے تعلق تہا انکو غایت درجہ کی احتیاط ہوشیاری اور تدبیر سے کام لینا پڑا - انکی کوششون مین گورنمنٹ عظمی ٹرکی کی مرضی سے بہت کچھ سہولیت ہوئی اور گورنمنٹ عظمی نے نہایت صداقت سے اس صلح پسندی اور امن خواہی کو قایم جو رکہا حضرت سلطان المعظم کی پالیسی کا آجتک خاصہ رہی ہے اور اسی صفت کا ظہور تہا کہ اعلیحضرت نے اس مصالحت کو منظور کرلیا جو واقعات گذشتہ کا خیال کرکے ہرگز قرین انصاف نہین کہلائی جاسکتی البتہ اس طریق عمل سے بابعالی نے ترکی فتوحات کو اور بہی درخشان اور منور کردیا ہے - تازہ فتح نے جیسا کہ قدرتی دستور ہے سلطنت عثمانیہ کی جنگی عظمت کو نیا دبدبہ دیدیا اسکا سکہ اور بہی بیٹھ گیا - اب مصالحت کی نرم شرائط سے سلطنت عظمے کی پولیٹکل شان اور بہی بڑہگئی کہ اسنے ظاہر کردیا کہ اسپر کسی شر انگیز اور مفسدنیت کا اثر نہین ہے بلکہ اسکے اعمال کا انتظام سخاوت آمیز کشادہ دلی پر مبنی ہے جسکی ثنا و صفت سے دنیا باز نہین رہسکتی - ہز اکسلنسی صاحب سفیر دولت آسٹریا ہنگری نے اس امر کو نہایت خوبی اور مسرت کیساتہہ ابتدائی شرائط مصالحت پر دستخط کرتے وقت اپنی تقریر مین تسلیم کرلیا - اور اسی طرز اور احسن طریق پر موسیو نیلیڈاف نے اس کی تائید کی - یہ موقعہ واقعی ایسا ہے کہ مبارکبادی کا طالب ہے جو کچھ ہوا ہے وہ ایک نہایت ہی پیچیدہ اور ادق مسئلہ کا حل سرانجام ہوا ہے اور اس خوفناک مشکل کا دور ہونا ایسی آسان شرائط سے ایک امر واقع ہے جو نہ بجائے خود ٹرکی کیواسطے باعث فخر و ناز ہے بلکہ اس کے استقبال پر نہایت عمدہ روشنی پڑتی ہے کہ وہ درخشان ہے اور آثار نہایت مفید ہین - اور ساتہہ ہی اسکے آیندہ کیواسطے اعتماد اور اعتبار کو تقویت ملتی ہے +

تمباکو کی کمپنی نے یلدیز بازار کو ۳۰۰۰۰ پیکٹ خاص درجہ کی اعلے سگرٹ کے پیش کئے ہین +

سامسون کے باشندوں نے ۳۰۴۱۴ پیاستر - اور مناسطر کے باشندوں نے ۲۰۰ پونڈ چندہ کرکے یلدیز بازار کو بہیجے ہین +

حیدرآباد کے سرکاری گزٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نظام نے ایک خاص کمیشن تحقیقات انتظام عامہ کیواسطے مقرر کیا ہے

مسٹر دہرمسی کی وفات پر اظہار رنج کیلئے ۴ ماہ حال کو بمبئی کارپوریشن کا اجلاس ملتوی کردیا گیا +

شاہ مظفر الدین شاہنشاہ ایران نے ۴۰۰ پونڈ کی رقم یلدیز بازار کو عطا فرمائی ہے +

بیرن ڈی کیلس ممبر اعلی سفارتہائے دول یوروپ نے ابتدائی معاہدہ مصالحت پر دستخط ہونے سے قبل اجلاس مصالحت کے سامنے تقریر کی اور اعلیحضرت سلطان المعظم کی کشادہ دلی اور مراحم خسروانہ کا خاص طور پر ذکر کیا - موسیو ڈی نیلیڈاف نے بیرن موصوف سفیر آسٹریا کے ساتھ اس بارہ مین کلی اتفاق کیا - اخبار اقدام لکہتا ہے کہ علیحدہ علیحدہ مختلف سفیرون نے باری باری اجلاس کو مخاطب کرکے اعلی حضرت سلطان عبد الحمید کی اعلے صفات کا ذکر کیا - اور آخر مین تکمیل مصالحت کیواسطے سلطان المعظم کا شکریہ ادا کیا +

جو کمیشن وزارت پولس مین اعلان جنگ روم و یونان کے شایع ہونے پر یونانی رعایا کی سلطنت عثمانیہ سے خارج کئے جانے کے متعلق بیٹھا تھا - ختم ہوگیا +

اعلی حضرت امیر المومنین نے تمغہ جنگ روم و یونان نورین آفندی وائس پریزیڈنٹ انجمن ہلال احمر کو عطا فرمایا - نیز دیگر افسران و متعلقین انجمن مذکور بہی تمغہ جات عطا ہوئے -

مدراس سے مسلمان مظلومان کریٹ کیلئے ہفتہ گذشتہ کو پانچسو پونڈ بنام وزیر خارجیہ گئے ہین اور ہفتہ آیندہ کو بہی جانیوالے ہین +

افسوس ہے کہ کانپور کا اخبار نور انوار بہی بند ہوگیا - اس اخبار نے اتنی نئی بات کی کہ اخبار بند کرنے کی وجہ بجائے - زمانہ حال کی آمد اخبار کے خریدارون کی لاپرواہی جتلائی جن کے ذمہ مالک نے ۲۵ ہزار روپیہ نکالا ہے - اس کے علاوہ بمبئی کے دو اخبار بہی ہوگئے - "جسٹس آف دی پیس" - اور "نیز اسلام" ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا -
آگے آگے دیکہئے ہوتا ہے کیا -

انگریزی اخبارات کی تراش خراش بہی بہت کچہہ داد کے قابل ہے - اس سے قبل اونہون نے لکہا تھا - کہ ملا ہاڈا دراصل "اوا ملانچی" اوم ملر ہے - یہ شخص جرمن ہے اور قیصر جرمن نے اسکو سرحد ہندوستان پر برٹش گورنمنٹ کے خلاف فساد بہڑکانے کے غرض سے بہیجا ہے - اس کے بعد ایک پادری - ایس - اے - کے - بار صاحب کی نسبت خبر آئی تہی کہ پشاور سے ایک خچر انکو لیکر بہاگا اور غنیم کے جتھے مین جا دہمکا - اب معلوم ہوا کہ وہ بزرگ ملا سید اکبر تھے نہ کہ پادری بار صاحب !

جنرل حامد حلمی پاشا صدر انجمن صحت افواج مقیمہ تہسلی نے وزیر صیغہ جنگ کو تار دیا ہے کہ مریضون سے ہسپتال بہرے ہوئے ہین - لہذا زیادہ جہاز انکے لیجانے کے واسطے بہیجے جائین - چنانچہ فی الفور تین جہاز روانہ کردئے گئے - اور ایک چوتہا جہاز بہی طلب ہوا

فائق پاشا سابق گورنر اونا کو پنشن عطا ہوئی - نیز علی رفیق بے والی کستنبول کے خاندان کے واسطے بہی وظیفہ منظور ہوا -

مہاراجہ صاحب کپورتہلہ روسی ڈاک پر اڈیسہ سے قسطنطنیہ وارد ہوئے - اور پیرا کے ایک ہوٹل مین قیام فرمایا - جنرل احمد علی پاشا ایڈیکانگ اعلی حضرت نے مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی - مہاراجہ صاحب نے اسکے بعد خزانہ عثمانی اور دار السلطنت کی مشہور مقامات کی سیر کی +

صیغہ بحری کی غواص جو سمندر سے اس توپ کے نکالنے مین مدد دینے کیواسطے گئی تہی جو یونانیون نے دولو کی پاس غرق کردی تہی قسطنطنیہ واپس آگئے -

ترخالہ کا سالانہ میلہ اس سال نہایت رونق اور دہوم دہام سے ہوا - پچہلے دس برسون مین بہی ایسی رونق نہوئی تہی اتنے کے دور و نزدیک کے تمام مقامات بلکہ سالونیکا تک سے تاجر اور شوقین اس میلہ مین شریک ہوئے امن عامہ مین

مطبع روز بازار امرتسر مین منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ کے حکم سے چہپا +

شیخ الرئیس حکیم بوعلی سینا کے مجربات

اس افتخار الحکماء فضایل علمی و عملی اظہر من الشمس ہین یہ وہ جلیل القدر فاضل محقق حکیم ہی جس نے حکمائے متقدمین کے ارشادات کو صحیح تحقیقات واقعی سے مجلا کر دیا اور افلاطون ارسطو کی تحقیقات پر نظر کرکے انکی سیو نیکو کندن کر دکھایا تشخیص و علاج امراض کو مرتبہ حق الیقین پر پہنچایا پھر اسی پر بس نہین جلیل القدر حکیم کی مجربات نعمت عظمی ہونے اور انکے تیر بہدف ہونے پر جو کچھ لکھا ہے اسکو ایک دفعہ ملاحظہ فرمالینا کسی کلام کی ضرورت نہین کیا کسی کو یقین آسکتا ہے کہ اگر ابھی حضرات ناظرین معاملہ فہم معرض تحریر مین لاکر خود دادنہ دین اور یقیناً بلا مبالغہ ایک ہی تجربہ کی آزمایش سے بیساختہ لابہ شی نظیر! نہ پکار اٹھین تو

ہم مورد عتاب و مخاطب خطاب

معجون فرحت

یہ معجون قوت باہ بڑھانے اور برانگیختہ کرنے مین اپنی آپ ہی نظیر ہے اعصاب کو قوی کرتا ہے دماغ کو تقویت بخشتا ہے حافظہ کو زیادہ کرتا ہے بدن مین قوت و نشو و نما اور فرحت لاتا ہے اعضا کو مضبوط کرتا ہے ہر موسم مین بلا ضرر استعمال کیا جاسکتا ہے اس معجون کا ایک کرشمہ ہے کہ اس مین طلا کے استعمال سونے پر سہاگہ ہے قیمت فی بکس دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

طلائے احمر

یہ طلا یاس العلاج مجلوقون کیلئے بھر کا مونہ ہے امام جوانی کی غلط کاریون اور بے احتیاطیون سے جو عارضہ مثل کمزوری رگ پٹھہ و ناہمواری گی وغیرہ پیدا ہوئی ہون بلا ضرر و تکلیف پہالہ دوا نہ کی تمام نقاہتین زایل کرکے بلا مبالغہ عالم شباب کا جلوہ دکھلاتا ہے اس طلا کے ہمراہ معجون فرحت کا استعمال عجیب اور ڈبل فایدہ دیتا ہے

قیمت فی شیشی (ے عہ)

سردپانی سے بال اڑانیکا جوہر

یہ جوہر گرم پانی اور گرم کرنیکا بالکل محتاج نہین صرف سات منٹ مین سرد پانی کے استعمال سے بالونکو بلا ضرر و تکلیف بدنی بیخ و بن سے صاف کرکے بدن کو بمنزلہ آئینہ شفاف کر دیتا ہے

قیمت فی بکس (۸ عہ)

عرق عشبہ یونانی

اگرچہ مصفی خون ادویات مرکبہ و مفردہ مجربہ حکما کثیر التعداد ہین مگر عشبہ اپنے فوایدمین فی حد ذاتہ خود فوق الفوق ہی مگر یہ عرق عشبہ جو یونانی نسخہ جات مصفی خون کے منتخب اجزا سے تیار کیا گیا ہی ہر موسم مین ہر سرد و گرم طبایع کے لئے یکسان مفید مصفی خون صحت بخش ہے ذایقہ مین خوشگوار ابتدائی جذام مین اکسیر بیرت پھوڑا پھنسی و دیگر امراض جلدیہ کا دافع۔ مگر خاصکر آتشک کی جان کا ایک زبردست بیخ کن دشمن ہے۔ بالجملہ اوصاف قیمت نہایت کم قیمت شیشی کلان (عہ)

معجون لوبعلی سینا

یہ معجون اپنے اثر مین لاجواب ہے خشک و تر کھانسی امراض شش و سینہ و نزلہ وغیرہ کو لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہی کھانسی کہنہ نزلہ و کھانسی کیون نہ ہو ایک بکس کے استعمال سے نام نشان نہین رہتا قیمت فی بکس

سفوف دافع سوداک

یہ سفوف چند روز کے استعمال سے کیسا ہی پرانا کہنہ سوداک و قرحہ کین نہ ہو نام و نشان باقی نہین رکھتا اور جن و نسوش وغیرہ دوسری ہی روز کم ہو جاتی ہی و ذہنی یہ سفوف فلک سحر کا نمونہ ہی قیمت فی شیشی

سفوف یرقانی

یہ سفوف رقت منی جریان۔ کثرت احتلام سرعت انزال یا بعد پاخانہ پیشاب کے دمات کا نقطہ قطرہ آنا یا پیشاب کے ساتھ منی دمات کے ظاہر ہونے یا کثرت سے دودی اور مذی کے نکلنے وغیرہ کے دفع کرنیمین لاجواب ہے منی کے غلیظ کرنے مین اس مین وہ طاقت ہے کہ انجماد بھی ممکن ہے۔ قیمت فی بکس دو روپے (عہ)

صفہانی سرمہ نورانی

یہ صفہانی سرمہ ہی جسکو اسی اشرف الحکمانے عجیب الفواید اجزا سے مرکب کیا ہوا ہر ایک کے استعمال ہی۔ سرخی غبار۔ دہند شکوری۔ آب نزول۔ خارش وغیرہ چند روز مین دور ہوکر بصارت مین قوت نظر مین تیزی اور صفائی پیدا ہوتی ہے۔ نوٹ ایک تولہ سرمہ یا دہ فرمایش کی تعمیل نہین ہو سکتی۔ قیمت فی تولہ (عہ)

تمام فرمایشین بنام محمد اکبر میر و ملران لوبعلی ہیدلیسنر امرتسر کوچہ مستنبط پنجاب آنی چاہئین

سب ٹھیک ہے

صداقت اور خوش معاملگی کثرت خریداری اور متواتر خریداری کی ثابت ہی اگر عام اشتہارات کی طرح محض تحریری سارٹیفکٹون کو دیکھکر خوش ہوا چاہتے ہین آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر سارٹیفکٹ منگوا کر ملاحظہ فرمالو۔ ورنہ خرید و اور ہماری تحریر کو آزماؤ دیکھو اگر دروغ ہوگا تو اس سے پہر فروغ نہ ہوگا کیونکہ کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہین چڑھتی ممکن ہی کہ آپ ستہارون سے دہوکا کہا چکے ہو مگر خدا بیخ انگشت یکسان نہ کرد محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ۱۰ روپے کے خریدار کو معاف ۵ روپے کے خریدار کو ۴ فیصدی کمیشن پرچہ ترکیب ہمراہ روانہ ہوگا۔ بیخبونکی ہر جگہ ضرورت ہے۔ انجمنی سے تو اندمنگوا کر دیکھو۔

عجوبہ روزگار

ہزارہا رئیسون کی تجربہ و تصدیق شدہ یہ لاثانی دوا ایسی مربع لتاثیر ہے کہ صبح کو کھاؤ اور شام تک خاطر خواہ فایدہ دیکھ لو اور فایدہ بھی وہ کہ مدتون قایم رہے چند روزہ استعمال سے شربہ بدن کی کمزوری اور علی الخصوص پٹھون اور ماہ کا بالکل دور ہو جاتی ہے اور دل و دماغ جگر کردہ مثانہ سب کو طاقت اور بار بار پیشاب کو روکتی ہی دبلے آدمی کو موٹا اور بدن کا وزن بڑھاتی ہی ہمارا دعوی ہے کہ اسکے استعمال کے بعد پھر کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی ماہین ہم قیمت فی ڈبیہ صرف للعہ روپے +

طلاء

جو شخص اپنی زندگی اپنی ہاتھون بگاڑ چکے ہون وہ ضرور استعمال کرین اسکے استعمال سے شربہ دحکیمیہ تمام غلط کاریون کے بدتمانیم بغیر کسی آلہ یا سوزش کے ہمیشہ کیلئے رفع دفع ہو رگ و پٹھے بالکل مضبوط ہو جاتے ہین اگر آرام نہو تو دوسری دوا بلا قیمت قیمت فی شیشی عہ روپے

دوائی جریان

اس نام مراد مرض کا علاج ہے تو یہ ہی پانی کیطرح پتلی اور بہتی ہوئی دمات اسکے استعمال سے سخت ہو جاتی ہے۔ بدن مین طاقت پھر از سر نو عود کر آتی ہے کمزوری کی کل شکایات رفع ہو کر کاہلی اور سستی جاتی رہتی ہے دمات کھاڑی اور کثرت سے پیدا ہونے لگتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ دو روپے آٹھ آنہ (عہ)

دوائی سوزاک و قرحہ

ہر قسم کا سوزاک نیا ہو یا پرانا جڑھ سے جاتا رہتا ہی جلن پیپ اور ورم کی شکایات تو تین چار ہی خوراک سے رفع ہو جاتی ہے قرحہ کا نشانتک نہین رہتا اور مرض پھر کبھی عود نہین کرتی قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

آتشک

ہر قسم کا آتشک نیا ہو یا مادہ ہمیشہ کے لئے جڑھ سے جاتا رہتا ہے دوا اپنی تاثیر سے مواد کو رگ و ریشہ کی جڑھ سے باہر نکالکر پھینک دیتی ہے ورنہ تکلیف رحم پیپ پھوڑا پھنسی سب ایک قلم کافور ہو جاتے ہین قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

ریحانی

جو شخص ماہ اللہم ہر موسم مین استعمال کرتے ہین وہ ہمارے اس عرق ریحانی کو ضرور استعمال کرین اور لطف دیکھین جو اعلی درجہ مصفی خون ہونیکے علاوہ طبیعت کو فرحت اعضا رئیسہ کو طاقت چہرہ کا رنگ سرخ بھوک کو زیادہ اور بدن کو ہلکا پھلکا کر دیتا ہے اس کے قلیل استعمال سے وہ وہ فواید ظہور مین آتے ہین جو دریون ماء اللحم اور میرون معجونون سے بھی نہین ہوتے خون مصفا اور اس کثرت سے پیدا ہوتا ہے کہ بدن مین پھریریان اٹھنی لگتی ہین اور بدن مین اس قدر چستی اور چالاکی آتی ہے کہ انسان نچلا نہین بیٹھ سکتا۔ جس شخص کو ہماری تحریر سے شک ہو وہ ضرور آزمائے فایدہ نہو تو ہمارے ذمہ قیمت فی شیشی خورد (عہ) کلان (عہ)۔

دوائی اسہال و پیچش ہر قسم

خواہ کسی قسم کے اور کتنی ہی مدت کے دست و پیچش کیون نہ ہون ہماری صریع الاثر دوائی سے فوراً بند ہو جاتے ہین قیمت فی ڈبیہ (عہ)

طحال یا تاپ تلی

کیسی ہی سخت پرانی اور پھیلی ہوئی ہو اسکے استعمال سے دور اور دبلا بدن ہونا اور بھوک زیادہ اور چہرہ کی زردی و ضعف و نفخ سب ہمیشہ کیواسطے دور ہو جاتے ہین۔ فی ڈبیہ (عہ)

جوشاندہ سیحا

جس شخص کو آتشک سوزاک ایک ساتھ ہون انکے لئے یہ دوائی اکسیر ہے اگر آرام نہو تو ہمارا ذمہ۔ قیمت (عہ)

جوشاندہ عیش

جو ایک دو کا تجربہ نہین ہزارہا کا تجربہ ہے تعریف کرنیکے تہذیب مانع آزماؤ اور پھر مزا دیکھو میدان ہین خوب ڈٹائے رکھتی ہے درجن (عہ)

بواسیر

کیسی ہی سخت تکلیف کیون نہو بار بار خون کثرت سے آتا ہو مدت مدید بڑھ گیا ہو کمزوری حد سے بڑھ گئی ہو سب کو اکسیر ہے خون تو دو تین ہی خوراکون سے بند ہو جاتا ہی (عہ)

ریحانی

جو شخص ماہ اللہم ہر موسم مین استعمال

قبض کشا

علی الصباح ایک گولی کھانے سے طبیعت صاف اور معدے کی کل خرابیان دور۔ قبض کھولتے کھولتے اور طبیعت صاف کرتیہین یہ دوا اپنا نظیر نہین رکھتی قیمت (عہ)

چورن ہاضمہ

دنیا بھر مین لاثانی بدہضمی کا دشمن جانی تیکے صلی او بکائی۔ درد شکم۔ گرانی سب کو مفید ہے۔ کھانا خوب ہضم کرتا ہے قیمت۔ (عہ)

سلیمانی

چھائیان چہرہ پر بد نما داغ چیچک و خسرہ وغیرہ چہرہ صاف خوشنما اور رنگ کو خوب خوشنما کرتا ہی قیمت (عہ)

دمہ

خواہ کتنی ہی مدت کا مریض ہو کل شکایتین شربہ طبیا دور ہو جاتی ہین۔ قیمت فی ڈبیہ (عہ)

سرمہ

شروع نزول الماء اور پانی کا آنا۔ دہند۔ ضعف جالا۔ دہکا اور تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت (عہ)

سنون

دانتون کو کیڑا لگ جانے منہ کا بدبو آوے۔ گوشت خورہ مسوڑون کا پھول جانا۔ دانت ہلتے ہون سڑے داڑہون مین کیسی ہی درد ہو ملنے سے سب امراض اور دانت موتیون کی طرح چمکدار ہو جاتے ہین قیمت (عہ)

التماس

ہمارے شفاخانہ سے ہر قسم کا کشتہ ورس بارعایت مل سکتا ہے قیمت جوابی خط کی ذریعہ معلوم ہو سکتی ہی

محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا

تمام فرمایشین بنام حکیم مولوی مہتاب الدین مالک شفاخانہ و ایڈیٹر رسالہ معدن لاہور

ریحانی ہر موسم مین استعمال ہو سکتی ہے مفصل فہرست کیلئے پوسٹ کارڈ ارسال ہو۔

ضمیمہ اخبار وکیل

مطبوعہ ۲۵ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء

ہندوستانی اخبارات اور گورنمنٹ ہند

ناظرین کو یاد ہوگا کہ دیسی اخبارات پر گورنمنٹ کی طرف سے جو مقدمات بغاوت دائر ہوئے کی ہوا چلی ہے اسکی آغاز پر بنگال میں ایک پریس ایسوسی ایشن قائم ہوئی تھی جس میں اکثر بنگالی سربرآوردہ اہل علم اور اکثر مشہور اخبار نویس بنگالی شامل ہیں اس ایسوسی ایشن کی آنریری سکرٹری صاحب نے ایک عرضداشت گورنمنٹ کی خدمت میں متعلق انسداد مقدمات بغاوت منجانب گورنمنٹ خلاف اخبارات بنگال ارسال کی تھی چنانچہ اسکے جواب میں گورنمنٹ بنگال نے ذیل کا خط صاحب سکرٹری کو لکھا ہے :-

"بہ سلسلہ چٹھی نمبر ۳۱۸ - ایف - مورخہ ۱۶ ماہ گذشتہ منجانب اسی گورنمنٹ کے صیغہ فنانشل اب مجھکو ہدایت ہوئی ہے کہ ۵ ماہ حال کو جو عرضداشت آپنے ممبران پریس ایسوسی ایشن کیطرف سے ہز آنر لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں ارسال کی ہے اسکا جواب آپکو لکھوں +

"۲- صاحب لفٹنٹ گورنر اس تردید کو نہایت اطمینان سے قبول فرماتے ہیں جو ممبران ایسوسی ایشن نے ان تمام تحریروں سے کسی قسم کی ہمدردی ہونیکے خلاف ارسال کی ہے جنکا منشا گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف بغاوت پھیلانیکا ہو مسٹر سٹیوٹر صاحب نے نہایت دلچسپی سے آپکے حوالہ کو پڑھا ہے جو آپنے ان اخباروں کی نسبت لکھا ہے جو صاحب موصوف نے اسقدر عرصہ پہلے یعنی سنہ ۱۸۸۳ء میں ظاہر فرمائی تھیں جبکہ وہ ۲۴ پرگنہ کے مجسٹریٹ تھے چونکہ اب ان رائوں کو بہت وقعت ملگئی ہے جسکا اسوقت خیال بھی نہ تھا جب وہ تحریر میں آئی تھیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انکو بجنسہ تمام و کمال یہاں درج کیا جائے - اور جو حسب ذیل تھیں -

"ضرور ہے کہ دیسی اخبارات کا وقوع عجیب ہو موجودہ امور کی اصل حقیقت کی لحاظ سے ہمیشہ اسکا مخالف ہونا لازم ہے اگر ہم کو کوئی دیسی اخبار ایسا ملے جو ہمیشہ عہد انگریزی کی برکات کے گیت گاتا ہے مغربی تہذیب کے خالص فوائد بیان کرتا ہے اور انگریزی حکام کی پرائیویٹ اور انتظامی خوبیوں کا ثنا خوان رہتے تو میرے خیال میں ہم اخبار کے ایڈیٹر یا اسکے عملہ کی ہم کو اس لحاظ سے کچھ زیادہ عزت نہ کرنا چاہیے ہمکو سمجھنا چاہیے کہ وہ بڑا پاکار یا کاہل ہے جو وہی راگ الاپ رہا ہے جس سے وہ سمجھتا ہے کہ اسکا الو سیدھا ہوگا اور اسکو فائدہ ہوگا اور ہم کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اسکو اسکا صلہ کیا مل سکتا ہے ایسے اخبار کی نہ کبھی اسکے دیسی ناظرین عزت کرینگے اور نہ یورپین اور نہ کبھی ان کو اس سے دلچسپی ہوگی لہذا ہم کو چاہیے کہ ہم ان دیسی اہل علم کو دیکھیں جو گورنمنٹ کے ملازموں اور گورنمنٹ کے میعار پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور ہمکو کچھ تعجب نہ ہونا چاہیے اگر ہم کو معلوم ہو کہ وہ دیسیوں کے مقاصد و فوائد کی حمایت کر رہے ہیں انکی ترقی کی خواہاں ہیں اور دیسیوں کی ولولے اور حوصلہ بڑھانیکے واسطے میدان تلاش کر رہے ہیں اب چونکہ یہ حالت ہمارے خیال میں دیسی اخبارات سے ہم کو جو کچھ امید ہوا ہو وہ یہ ہے کہ وہ مخالفت کے فرائض دیانتداری اور اوسط طریق سے ادا کرینگے کہ وہ شرارت آمیز خلوص سے محترز رہینگے کہ وہ قبل از وقت ہی انجام و نتائج سوچ کر انکی حمایت کے واسطے واقعات اور استدلال کی کشاکش نہ کرینگے کہ وہ ایسے نہ کھل جائینگے کہ انکو ذاتی عداوتوں اور گالیوں کے نکالنے کیلئے استعمال کیا جائے اور یہ کہ احتیاط کیجائے کہ خبریں سچی تحقیق اور مستند ہوں نا شادی یہ ہے کہ ہم اس قسم کے حالات سے ابتک بہت دور پڑے ہوئے ہیں ہم صرف یہ امید کر سکتے ہیں کہ بتدریج ان اخبارات کے چلانیوالے تسلیم کرینگے اور سمجھ جائینگے کہ یہ انکا فرض ہے کہ وہ محتاط ہیں انصاف کریں اور اور صحت و صداقت کو نہ چھوڑیں خواہ وہ کتنے ہی محب وطن کیوں نہ ہوں" +

"۳- صاحب لفٹنٹ گورنر آپکے مشورہ کا منظور کیا جانا ناممکن سمجھتے ہیں تاہم وہ یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ ایسوسی ایشن اپنی تجویز کی کوششوں سے دیسی اخبارات کی طرز تحریر کو درست کر کے بہت عمدہ خدمت سرانجام دے سکتی ہے +

"۵- آپکی چٹھی مشعر بہ درخواست کہ تمام معاملات متعلق کی نسبت ایسوسی ایشن کو اطلاع دی جایا کرے مورخہ ۷ اگست کے بارہ میں صاحب لفٹنٹ گورنر کو افسوس ہے کہ وہ آپ کی درخواست منظور نہیں کر سکتے مگر وہ نہایت خوشی سے یہ ہدایت فرماتے ہیں کہ اس قسم کی تمام شائع شدہ اطلاع و رپورٹیں جو ابتک علی العموم اخبارات کو بہم پہنچائی گئی ہیں ایسوسی ایشن کو ارسال کر دی جائینگی" +

ہمارے اخبار میں دو تین ہفتوں سے ایک اشتہار رسالہ تسخیر ہمزاد کا چھپتا ہے اشتہار دہندہ کی قلعی کھولی ہے اور انکی حقیقت سے ناظرین کو آگاہ کیا ہے ہفتہ گذشتہ میں انہوں نے اس رسالہ کو مراد آباد سے ہمارے ہمعصر مراد آباد کے نیر اعظم نے دو تین موقعوں پر اپنے شہر کے دھوکہ باز اشتہار

کیونکہ اسطے ہمیں اقتدار کرنا سہت مشکل ہے کہ کرفلاں اشتہار دینے میں عامہ کی بھلائی ہے یا نہیں ہے کیونکہ ہمارا اصل کام تو اخبار کے کالموں کو بھرنا ہے اشتہار دینے والے خود اپنی ذمہ داری پر اشتہار دیتے ہیں ہم اس کی صحت کے ذمہ دار نہیں ہوتے ہیں

ہندوستان کی تازہ خبرین

اخبار رسول ملٹری گزٹ لاہور اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ ایک پاگل ملاکنڈ تحصیل مین گرفتار ہوا ہے کہتے ہین کہ یہ بالکل دیوانہ ہے مگر یہ انگریزون کے خلاف جہاد کا وعظ کرتا ہوا پکڑا گیا تھا۔ اور اسکا دیوانہ پن اسی حد تک محدود معلوم ہوتا ہے +

جناب کمشنر پٹنہ نے ترہٹ اسٹیٹ ریلوے کے چند نقایص پر اپنی رپورٹ گورنمنٹ مین ارسال کردی ہے +

گورنمنٹ ممالک مغربی شمالی نے ایک نوٹس جاری کیا ہے کہ سماوتی اماوس اور پرنمائشی کے روز لوگ ہردوار جانیوالے ہون انکو واضح رہے کہ ہردوار مین طاعون پھیلا ہوا ہے۔ وہ لوگ اس مرتبہ اپنا جانا ملتوی کرین کیونکہ ہردوار جانے سے سخت خطرہ کا احتمال ہے +

پولیس کو پونا سے خبر موصول ہوئی کہ دمودر ہری چاپے کا رہنے صاحب مجسٹریٹ کے سامنے اور پولیس کو مزید تحقیقات کیواسطے ۱۵ دن کا ریمانڈ دیا گیا +

بمبئی سے جو گلکار جسکو معہ ایک اور شخص کے آئندہ نیک چلنی کیواسطے ۴ ہزار کی ضمانت دیا گیا تھا۔ دو ہزار کی ضمانت پر تا فیصلہ اپیل ۱۸ تاریخ کو رہا کیا گیا۔ شہر مین طاعون سے ترقی کر رہا ہے۔ چنانچہ تلاشی کی جماعتین بڑہا دی گئی ہیں +

ہندوستان کو عرضی کی گئی ہے کہ خوشحال گڈہ سے کوہاٹ کی سڑک پر ترسیل مال کیواسطے مزید پولیس دیجائے۔ ایک انسپکٹر۔ ۴ ڈپٹی انسپکٹر۔ ۱۶ سارجنٹ اور ۱۶۴ مقرر کئے جائین گے +

ناؤکو جو بمبئی کے تادیب خانہ مین ہین۔ دو سو روپیہ کا وظیفہ انکی جائداد سے عطا ہوا ہے

ائی کو جو سردار ہین اور احمد آباد سے بمبئی لائے گئے ہین تین سو روپیہ یا ہوا عطا

یا صاحب کو ایک بائسکل بھی دیا گیا ہے۔ اور وہ جیلخانہ کے محدود احاطہ وصحن

کرتے ہین دونون بھائیون کو باہر سے کھانا ملنے کی بھی اجازت مل گئی ہے اور

یدیون کو انکو کچھ آزادی بھی دیدی گئی ہے +

ماسٹر اینا پرشاد صاحب مالک اخبار جامع العلوم مرادآباد کا مقدمہ سشن مین

تماشائی اس مقدمہ کے دیکھنے کے لیے آئے تھے۔ سرکار کیجانب سے اثبات

سٹر شمیر پر اسیکیوٹر ڈویا پر مانند وکیل ہائیکورٹ الہ آباد پیروی کے لئے موجود تھے

ماسٹر صاحب کیطرف سے پنڈت بشن نرائن صاحب دربیر سٹر آئے تھے۔ پانچ

اخبار جو ماسٹر نے گواہی کے لئے طلب کئے تھے انمین سے صرف مولوی انشاء اللہ خان

یٹر اخبار وکیل امرتسر و منشی رام رچپال صاحب ایڈیٹر سول اینڈ ملٹری نیوز

عدالت ہوئی باقی تین صاحب نہین آئے۔ اظہارات وغیرہ ہونے سے پیشتر ماسٹر

صاحب کی طرف سے معافی کی درخواست دی گئی اور ماسٹر نے اپنے کو محض گورنمنٹ کے رحم

چھوڑ دیا۔ اور کوئی قانونی مقابلہ نہین کیا۔ اور اخیر حکم کے لئے ۲۹۔ اکتوبر مقرر ہوئی۔

ہماری رائے مین ماسٹر صاحب اور انکے قانونی مشیر نے بہت عمدہ کارروائی کی۔ رعایا اور

گورنمنٹ کا مقابلہ کیسا؟ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ امن کے ساتھ پرورش پائی ہے اور وہ

ہمارے جان و مال کی مالک ہے۔ اوس سے مقابلہ کرنا کوتاہ اندیشی کا خیال ہے ہم امید

کرتے ہین کہ ہمارے رحمدل حاکم حضور سر انٹنی میکڈانل صاحب بہادر فرمانروائے صوبہ ہذا

ضرور رحم فرماکر ایک ادنی غریب اخبار نویس کو رہائی دینگے +

ہے سرحد سے لڑائیون کے متعلق نہایت مزہ دار خبرین آنا شروع ہوگئی ہین۔

کا صدر مقام مقرر ہوا ہے۔ تمام شہر سپاہیون سے بھرا ہوگیا ہے اور معلوم ہوتا ہے

کہ ایک موقع پر تو یہ نوبت ہوئی کہ دو تین سو سٹاف افسر اور دیگر فوجی بے گھر و در بہو کے پھر رہے تھے اور سو کہا ٹکڑہ بھی مُنہ مین ڈالنے کو نہ ملتا تھا۔ سکوٹون مین بھی نام کو جگہ نہ تھی ایک افسر بیچارہ کو چاپیون پر ہی ایک دن گزارہ کرنا پڑا۔ ایک افسر نے ایک دوست سے دو کمرے مانگ کر مخصوص کرائے تھے مگر جب پہنچا تو دیکھا کہ دو سٹاف افسر اور تین اور فوجی احاطہ مکان مین ڈٹے ہوئے ہین۔ ایک اور شخص کے ساتھ یہ ہاتھ ہوا کہ اسنے اپنے ایک دوست سے چند کمرے مانگ لئے تھے۔ مگر جب موقع آیا تو دیکھا کہ ایک رجمنٹ کی رجمنٹ اسپر قابض ہے اور کمرے سکوٹ گھر بنے ہوئے ہین اور لطف یہ کسی سے اس قبضہ کیواسطے اجازت بھی نہ لی گئی۔ ایک اور لطیف حکایت بھی سننے مین آئی ہے کہ ایک شخص جو کوہاٹ ہی کا رہنے والا تھا۔ سدا سے جب واپس گھر آیا تو دیکھے کہ گھر کے برامدون مین نوکر چاکر بھرے ہوئے ہین۔ اور ہر ایک کونہ مین ایک ایک سٹاف افسر چارپائی پر نہایت تکلفی سے دراز ہے۔ کچھ کاغذ لانے کے بہانہ جرات کرکے صاحب خانہ اندر گئے تھے کہ انسے نہایت تنگ ہوکر پوچھا گیا کہ "کیون گھستا چلا آرہا ہے۔ خیریت تو ہے"؟ گھر کے بیچارے مالک نے نہایت عاجزی سے دب کر جواب دیا۔ "حضور کچھ نہین اپنے گھر مین کوئی کونہ لینے کے واسطے ڈھونڈ رہا ہون"!۔

کلکتہ سے مسٹر تلک کے مقدمہ کا کل حال مو صاحب جج کے فیصلہ اور اپیل بنا پر اجازت درخواست بعدالت پریوی کونسل کے اور اسکے فیصلہ کے شایع ہونے والی ہے۔ اسکی نظر ثانی خود صاحب جج مسٹر دیجی صاحب نے کی ہے اور پروف بھی اونہون نے ہی صحیح کئے ہین +

ایجنٹ امیر کابل متعینہ لندن کے نام فارن آفس سے حکم پہونچا ہے کہ کسی سامان حربیہ یا کوئی کل وغیرہ متعلق ساخت سامان جنگ سرحد پار ہونے کے لئے گورنمنٹ ہند اجازت نہین دیگی۔ تاوقتیکہ موجودہ معاملات سرحد فیصل نہو جاوین۔ معلوم ہوتا ہے کہ آجکل ایسے سامان منگانے کے لئے ایجنٹ مذکور کو امیر صاحب کے احکام پہونچے تھے +

لوکل

چند ہفتون سے امرتسر مین پروفیسر بوس صاحب کا گریٹ بنگال سرکس دار د ہے۔ پروفیسر صاحب کا کام بیشک قابل قدردانی اور تعریف ہے۔ دوڑتے گھوڑون کی پیٹھ پر عورت۔ لڑکون اور کہلاڑیون کا عجیب عجیب کرتب دکھلانا ایک ٹانگ سے ناچنا اور مختلف حرکات کرنا تعجب خیز ہے۔ جاپانی سٹیرہی کا کام۔ جمناسٹک کے حیرت انگیز کرتب۔ سیف اور بچھوے کا عجیب عجیب کام۔ تار پر چلنا ناچنا۔ آویزان جھولون پر کہلاڑیون کا خوفناک کرتب دکھلانا۔ خصوصاً ہلاک رومال کا کام۔ اور سب سے بڑھکر مس سوسیلا سرکس کے جوبن کے حیران کرنے والے کرتب عرصہ تک اہل شہر کو یاد رہینگے۔ پروفیسر صاحب کا سرکس واقعی قابل قدر ہے سب کہلاڑی بنگالی مرد و عورت ہین اور سب سے بڑھکر خوفناک کھیل ہے دو بڑی جنگلی شیر دلی انسان کی لڑائی جو اس سرکس کا ہی حصہ ہے۔ ایک کہلاڑی کا ان شیرون پر سوار ہونا ہے۔ انپر لیٹتا ہے اور انسے پیر دبواتا ہے۔ پروفیسر صاحب اب لاہور جانیوالے ہین اور اسمین کچھ شک نہین کہ شرفاء و روسائے لاہور بھی انکی اچھی قدر کرین گے۔ شہر مین دیوالی کی متعلق مویشیون اور گھوڑون کی سنڈی لگی ہوئی ہے۔ دونون منڈیان رونق پر ہین +

اشتہار ضرورت

مفصلہ ذیل نورپشتون یعنی باجہ بجانیوالون کی ضرورت ہے:۔

(۱) ای فلیٹ کلارینٹ (۲) پکلو (۳) ٹرمیون ٹینر (۴) کارنٹ (۵) بی فلیٹ کلارینٹ +

درخواستین بنام ہینڈ پریذیڈنٹ نمبر ۳۰ بمبئی انفنٹری مقام کراچی آنی چاہئین +